فضائلِ قرآن

آداب، خصوصیات اور علوم و معارف کا دلنشین جامع تذکرہ

www.KitaboSunnat.com

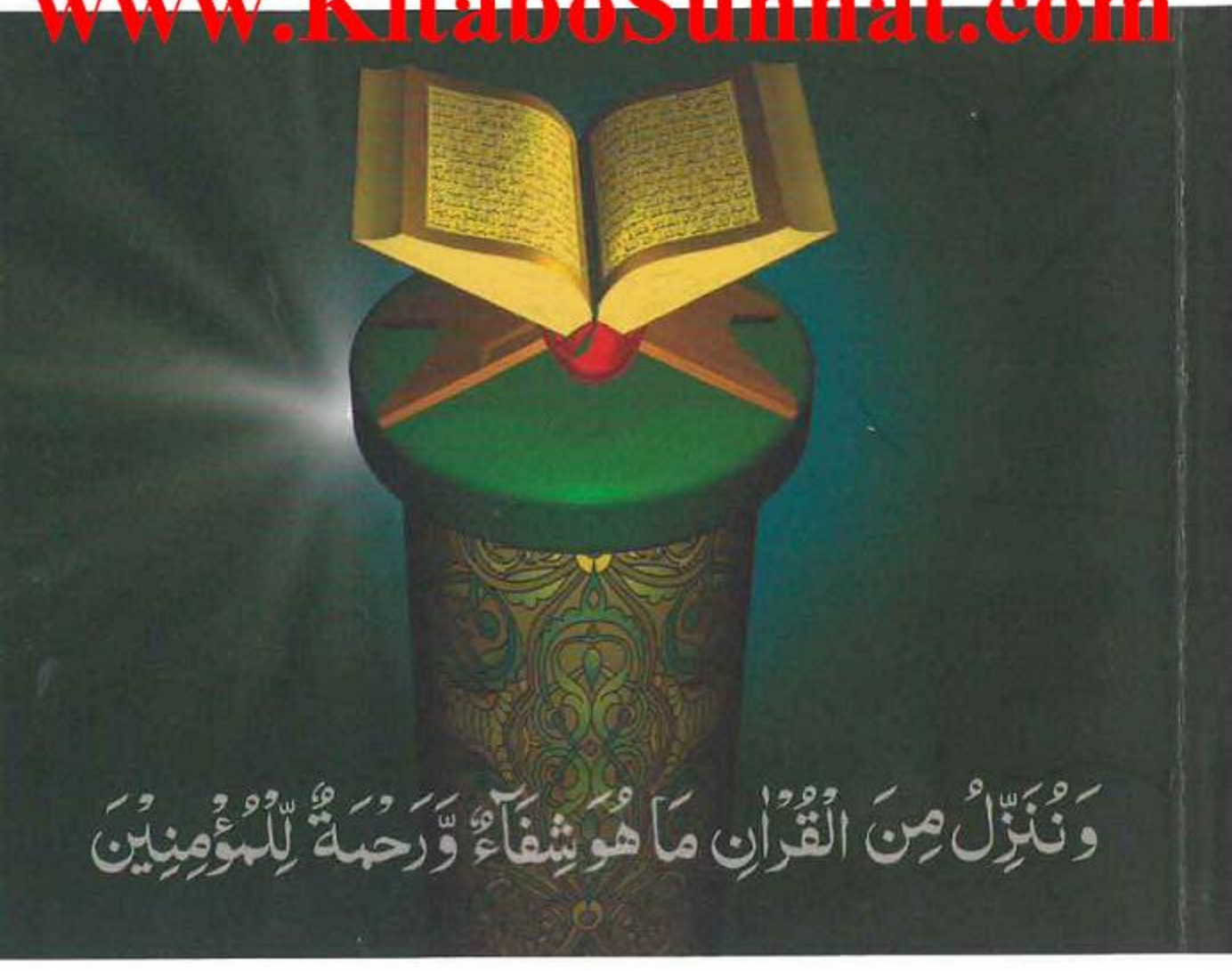

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم الجاراللہ رحمہ اللہ

ترجمہ و تخریج: دارالسلام ریسرچ سنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

فضائلِ قرآن

آداب، خصوصیات اور علوم و معارف کا دلنشین جامع تذکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح مکتبة دارالسلام، ١٤٢٨ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

جار الله ، عبدالله

فضائل القرآن باللغة الاردية. / عبدالله جارالله - الرياض، ١٤٢٨ هـ

ص: ٩٦ مقاس: ١٤×٢١ سم

ردمك: ٨-٧-٩٩٣٠-٩٩٦٠

١- فضائل القرآن ٢- القرآن - السور والآيات أ. العنوان

ديوي ٢٢٩,٢ ١٤٢٨/٣٢٨٨

رقم الإيداع: ١٤٢٨/٣٢٨٨

ردمك: ٨-٧-٩٩٣٠-٩٩٦٠

جملہ حقوقِ اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارُالسّلام

کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈآفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

● طریق مکہ - العُلیا - الریاض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ● المملز - الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221

● سویلم فون: 2860422 1 00966 ● جدّہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270

● مدینہ منورہ موبائل: 503417155 00966 فیکس: 8151121 ● خمیس مشیط فون: 2207055 7 00966 موبائل: 0500710328

● الخُبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 ● ینبع البحر موبائل: 0500887341

شارجہ فون: 5632623 00971 6 امریکہ ❶ ہوسٹن فون: 7220419 713 001

لندن فون: 4885 539 208 0044 ❷ نیویارک فون: 6255925 718 001

پاکستان (ہیڈآفس ومرکزی شوروم)

❶ 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7354072-7232400-7111023-7110081 42 0092 فیکس: 7354072

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

❷ غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 ❸ مُون مارکیٹ اقبال ٹاؤن - لاہور فون: 7846714

کراچی شوروم (D.C.H.S) Z-110,111 مین طارق روڈ کراچی

فون: 4393936-21-4393937 فیکس: 4393937 Email: darussalamkhi@darussalampk.com

اسلام آباد شوروم F-8 مرکز، اسلام آباد فون: 051-2500237

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

فضائلِ قرآن

آداب، خصوصیات اور علوم ومعارف کا دلنشین جامع تذکرہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جارالله بن ابراہیم الجارالله رحمہ اللہ

ترجمہ وتخریج: دارُالسّلام ریسرچ سنٹر

دارُالسّلام

کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی

اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیویارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

جُملہ حقوقِ اشاعت برائے دارُالسّلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز محفوظ ہیں۔
یہ کتاب یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں ادارے کی پیشگی اور تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔ نیز اس کتاب سے مدد لے کر سمعی و بصری کیسٹس اور سی ڈیز وغیرہ کی تیاری بھی غیر قانونی ہوگی۔

نام کتاب : فضائلِ قرآن

تالیف / فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم الجاراللہ رحمہ اللہ

منتظمِ اعلیٰ : عبدالمالک مجاہد

مجلس انتظامیہ : حافظ عبدالعظیم اسد (منیجر دارالسلام لاہور) محمد طارق شاہد

مجلسِ مشاورت : حافظ صلاح الدین یوسف ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر پروفیسر محمد یحییٰ مولانا محمد عبدالجبار

ڈیزائننگ اینڈ السٹریشن : زاہد سلیم چودھری (آرٹ ڈائریکٹر)

خطاط : اکرام الحق

اشاعت : 2008

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرض ناشر 08
- مقدمہ 13
- قرآن کریم 15
- قرآن کے نام اور اوصاف 19
- قرآن کی سورتوں، آیات، حروف اور کلمات کی تعداد 22
- قرآنی سورتوں کی اقسام 24
- ناپاک آدمی کا قرآن کو چھونا حرام ہے 26
- تلاوت قرآن 28
- خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کا حکم 31
- مستحب قراءت کی مقدار 33
- قرآن کا حامل اسلامی جھنڈا اٹھانے والا ہے 34
- قرآن غور سے سننا 35
- قرون اولیٰ کے مسلمانوں (صحابہ کرام وتابعین) کا قرآن سے تعلق 36
- قرآن کے فضائل 40
- تاج پوشی کیے جانے والے والدین 43
- مساجد میں قرآن پڑھنے، پڑھانے والے اجتماع کی فضیلت 45

- قرآن پڑھنے والے کے لیے آداب 47
- قرآن کریم شریعت کی بنیاد ہے 51
- قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے 52
- قرآن ایک معجزہ ہے 55
- قرآن کے معجزہ ہونے کے مختلف پہلو 57
- زندگی کے وہ شعبے جن کے متعلق احکام قرآن میں موجود ہیں 60
- قرآن سے مستنبط علوم اور معانی 62
- قرآن کی تفسیر اور اس کی فضیلت 65
- تفسیر کا حسین ترین طریقہ 68
- قرآن کی دوسری کتابوں پر وجہ امتیاز 70
- قرآن کے خزانے 43
- قرآن سے فائدہ اٹھانا 74
- قرآن کو چھوڑنا 76
- کتاب اللہ سے خیر خواہی 77
- حاملِ قرآن کے شایانِ شان کام 79
- قرآن کی ہدایت سب سے زیادہ درست ہے 80
- قرآن ضابطۂ اخلاق ہے 81
- صاحب قرآن کو کیا کچھ کرنا چاہیے؟ 83
- مصحف شریف بلحاظ کتابت 89
- علامات وقف 90

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

وہ مسافر جو راستہ بھول جائے، اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرے، کبھی مشرق کی طرف چل پڑے، کبھی مغرب کی طرف، کبھی شمال کی طرف قدم بڑھائے اور کبھی جنوب کا رخ کر لے مگر اتنی دوڑ دھوپ کے باوجود اسے اپنی منزل کا کوئی نشان ملے نہ اپنے راستے کا پتہ چلے، اس کی شدید پریشانی، بے چینی اور اضطراب کا اندازہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔

ٹھیک یہی حال انسان کا تھا، وہ آسمان پر نگاہ ڈالتا تھا تو سورج کی کرنوں اور چاند تاروں کی برات دیکھتا تھا۔ زمین پر نظر کرتا تھا تو اسے پہاڑوں کی چوٹیاں، کھیلتی ہوئی ندیاں، زرخیز میدان، وسیع صحرا، سمندروں کا جوار بھاٹا اور آبشاروں کا نغمہ سنائی دیتا تھا۔ زمین پر چیونٹیاں رینگتی تھیں، کیاریوں میں جگنو چمکتے تھے۔ جنگلوں میں درندے دوڑتے تھے۔ پانی میں مچھلیاں تیرتی تھیں اور فضاؤں میں پرندے اڑتے تھے۔ انسان حیران تھا اور سوچتا تھا کہ چاروں طرف پھیلے ہوئے اس معمّۂ ہستی کا مقصد کیا ہے؟ یہ دنیا کس نے بنائی ہے؟ کیوں بنائی ہے؟ پھر اسی کارزارِ ہستی میں مجھے کیوں پیدا کر دیا گیا ہے؟

ع ..... ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا؟

ان سوالوں کا جواب دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بھیجے۔ مختلف مرحلوں میں تورات، زبور اور انجیل نازل فرمائی اور انسان کو اس کے مقصدِ تخلیق سے روشناس کرایا لیکن لوگ دنیا کی دلکشی اور اپنے نفس کے پھندوں میں ایسے پھنسے کہ پیغمبروں کی رہبری اور آسمانی کتابوں کی پاکیزہ تعلیمات بھلا بیٹھے اور صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے۔ حضرت ابراہیم،

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی تعلیمات گلدستۂ طاقِ نسیاں ہو گئیں۔ تورات، زبور اور انجیل کے ارشادات مسخ کر دیے گئے۔ اس کے نتیجے میں انارکی پھیل گئی۔ گمراہ انسانوں کے ٹولے جا بجا ٹاپنے لگے۔ کوئی گروہ یونان میں دیوتا تراشنے لگا۔ کوئی مصر میں مومیائیں (Mummies) بنانے لگا۔ کوئی ہندوستان میں بُت ڈھالنے لگا اور شوہروں کے فوت ہو جانے پر اُن کے ساتھ ان کی زندہ بیواؤں کو بھی بھسم کرنے لگا۔ کوئی مندر میں جا گھسا، کوئی Pagodas میں بیٹھ گیا۔ کوئی غاروں کی سنگی دیواروں پر تصویر کشی میں مصروف ہو گیا۔ کوئی جنگل میں تپسیا کرنے لگا اور کوئی گروہ جزیرہ نمائے عرب میں عین خانہ کعبہ کے اندر بت پوجنے لگا، اور اس قدر ناآشنائے انسانیت ہو گیا کہ اپنی ہی بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے لگا۔

یہی حالات تھے۔ رحمتِ حق جوش میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور انسان کی ہدایت کے لیے قرآن کریم نازل فرمایا۔ یہ آخری آسمانی کتاب لوحِ محفوظ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک پر 23 سال کی مدت میں بتدریج نازل ہوئی۔ اس کتاب کی انقلابی تعلیمات نے انسانیت کی کایا پلٹ دی۔ اس کی فصاحت و بلاغت کے آگے ''معلّقات'' کے دیوانے عرب چوکڑی بھول گئے۔ اسی مقدس کتاب نے انسان کو اس کا اصلی مقصدِ زندگی یاد دلایا اور بتایا کہ تمام انسان اللہ کی بندگی کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ کی بندگی کیا ہے اور کن کن اعمال پر موقوف ہے؟ اس امر کی بھی نہایت روشن لفظوں میں وضاحت کر دی۔ اِرشادِ ربانی ہے:

''.....نیکی اس شخص کی ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال و متاع سے محبت کے باوجود اسے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں اور غلاموں کو آزاد کرانے پر خرچ کرے۔ اور نماز کا اہتمام کرے۔ اور زکاۃ ادا کرے۔ اور جب معاہدہ کر لے تو اپنا قول و قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا کرے۔ خاص طور پر وہ جو فقر و فاقہ، جسمانی تکالیف اور جنگ کے اوقات میں ثابت قدم رہنے والا ہو۔ ایسے ہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی راست بازی ثابت کر دکھائی اور یہی لوگ ہیں جو سچے متقی ہیں۔'' (البقرۃ 2:177)

کیا اس آیت مقدسہ کے بعد بھی یہ بات سمجھانے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے کہ قرآن کیوں نازل ہوا؟ غریبوں، مفلسوں، لاچاروں اور معاشرے کے دیگر کس مپرس طبقوں پر قرآن کریم کے کیسے کیسے احسانات ہیں؟ اور اس کے فضائل و برکات کتنے دور رس اور لامحدود ہیں؟

اب رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی سنیے:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم حاصل کی اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اُس کے والدین کو نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی آب و تاب سورج کی چمک جیسی ہوگی اور اس کے والدین کو دو خلعتیں پہنائی جائیں گی جن کی قدر و قیمت کے آگے ساری دنیا ہیچ ہوگی۔ والدین پوچھیں گے: ہمیں یہ خلعتیں کس بنا پر پہنائی گئی ہیں؟ جواب ملے گا ''تم دونوں کے بیٹے نے علمِ قرآن حاصل کیا۔ (اسی وجہ سے تمھیں یہ اعزاز نصیب ہوا ہے)۔'' (صحیح الترغیب والترھیب: 2/169، حدیث: 1434)

اللہ اللہ! جب والدین کے اعزاز کا یہ عالم ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کے عالمِ قرآن بیٹے کو کیسے کیسے زبردست انعام و اکرام سے نوازا جائے گا۔ حق یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنا، سیکھنا، سکھانا، خوش الحانی سے اس کی تلاوت کرنا، قرآن کریم کی تلاوت توجہ سے سننا، اور قرآنی احکام کو سنت رسول ﷺ کے مطابق اپنے عمل میں جگمگانا بہت بڑی دولت ہے۔ یہ وہ اعمال ہیں جو دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہیں۔ اس کتاب مقدس کی اس

سے بڑی فضیلت اور کیا ہوگی کہ جو مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ اللہ رب العزت کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

چودہ صدیاں پہلے اترنے والے اس صحیفے میں قیامت تک کے لیے رشد و ہدایت کا نور چمک رہا ہے۔ یہ تقلید و جمود سے روکتا ہے اور علم و بصیرت کی روشنی میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن ہی ہے جس نے انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ مقدسہ سے روشناس کرایا ہے۔ اسی نے بتایا ہے کہ انسانی اعمال معنوی خواص و نتائج کے حامل ہیں۔ نیک عمل کا نتیجہ اچھائی ہے اور بُرے عمل کا نتیجہ برائی ہے۔ اسی کتاب مقدس نے خبر دی ہے کہ زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہوتی بلکہ موجودہ زندگی کے بعد آخرت کی ابدی زندگی ہے جہاں جزا اور سزا کا معاملہ رونما ہو گا۔ اللہ کرے ہم سب قرآن کریم کو سیکھنے، ہمیشہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ جو لوگ اسی دنیا میں بیٹھے بیٹھے اعزازِ آخرت کا پروانہ حاصل کرنے کے آرزومند ہیں، انھیں چاہیے کہ وہ آج ہی اپنے بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے اور عالم بنانے کا اہتمام کریں۔

ایک زمانہ تھا کہ ساری دنیا پر ہمارا دبدبہ چھایا ہوا تھا۔ کبھی آپ نے سوچا کہ لیلائے اقتدار نے ہم سے دامن کیوں چھڑا لیا؟ ہمارے اقبال کا پرچم کیوں جھک گیا؟ فتح مندیاں ہم سے کیوں روٹھ گئیں؟ ہم زلزلوں اور زوال کا شکار کیوں ہو گئے؟ تاریخ کے اوراق پلٹیے، غور کیجیے، معلوم ہوگا کہ ہمارے زوال کے اسباب خارجی سے زیادہ داخلی ہیں۔ ہماری موجودہ خواری اور زبوں حالی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم سے منہ موڑ لیا۔ علم و بصیرت، تحقیق و جستجو اور حرکت و عمل کی زندگی ترک کر دی۔ میدان جہاد کی بجائے تکیوں، آستانوں اور قبرستانوں میں جا بیٹھے اور مزاروں سے مرادیں مانگنے لگے۔ اب موجودہ پستی سے اُٹھنے اور عظمت رفتہ حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ ہم دوبارہ قرآن کریم کی انقلابی تعلیمات کی طرف پلٹ آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل قرآن پر مشتمل یہ ننھی سی کتاب علوم ومعارف کی بڑی بڑی کتابوں پر بھاری ہے۔ ممتاز عالم دین شیخ عبداللہ بن جار اللہ بن ابراہیم الجار اللہ رحمہ اللہ نے اسے افادۂ عام کے لیے بڑی محنت اور خلوص سے مرتب کیا ہے۔ یہاں شیخ عبداللہ بن جار اللہ رحمہ اللہ کی نسبت یہ عرض کرنا بے محل نہیں ہوگا کہ وہ راقم الحروف کے بڑے مشفق، مہربان اور مربّی تھے۔ میں ان کے علم ونظر سے مسرور ہی نہیں مستفید بھی ہوتا رہا۔ ان کی سیرت کا سب سے زیادہ گرانقدر پہلو یہ تھا کہ وہ اپنے رب کی یاد میں کھوئے ہوئے انسان تھے۔ ان پر دعوت الی اللہ کا جذبہ اتنی شدت سے چھایا ہوا تھا کہ وہ اس کے آگے دنیا کی بڑی سے بڑی متاع کو بھی ہیچ اور ناقابلِ توجہ سمجھتے تھے۔ وہ رحلت فرما گئے اور ہماری نظر سے اوجھل ہو گئے لیکن قرآن وسنت کی تبلیغ ودعوت کی جو شمع وہ روشن کر گئے ہیں وہ کبھی ماند نہیں پڑے گی۔ دارالسلام کا شعبۂ فقہ ومتفرقات شیخ موصوف کی اِس گراں مایہ کتاب کا جدید ایڈیشن اس التجا کے ساتھ شائع کر رہا ہے کہ امتِ مسلمہ کی پیاری بیٹیاں اور بیٹے اس کا توجہ سے مطالعہ کریں اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے صحیفۂ خوشنودی میں اپنا نام لکھوائیں۔

میں اس کتاب کی تصحیح، تزئین اور حسنِ طباعت کے لیے عزیز مکرم حافظ عبدالعظیم اسد اور ان کے معاونین کا شکر گزار ہوں، جناب حافظ محمد ندیم، مولانا محمد تنویر، مولانا محمد مشتاق اور قاری عبدالرشید نے پروف ریڈنگ کی ہے۔ ڈیزائننگ سیکشن کے جناب زاہد سلیم چوہدری، محمد عامر رضوان اور ہارون الرشید نے کتاب کو زینت بخشی ہے اور جناب ابومصعب نے مستعدی سے کمپوزنگ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارلسلام لاہور۔ ریاض

مقدمہ

ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ اور ہمارے نبی اشرف الانبیاء والمرسلین حضرت محمد ﷺ، آپ کی آل اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر درود وسلام ہو۔ امابعد!

یہ وہ نفیس کلمات اور معطر پھول ہیں جنھیں میں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول حضرت محمد ﷺ اور اہل علم کے کلام سے اختصار کے ساتھ جمع کیا ہے جن میں بہت لطیف فوائد ہیں۔ یہ ایسے اُمور ہیں جن کے حل کے لیے ہر مسلمان اپنے پروردگار کی اس کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے جو اس نے انسانوں کی ہدایت اور انھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے کے لیے اپنی مخلوق میں سے بہترین شخصیت خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

”بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے اور انھیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور انھیں سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔“ [1]

[1] المآئدة 5:16,15.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم عرشِ عظیم کے مالک سے میری یہ دعا ہے کہ وہ اس رسالے سے ہر اس شخص کو فائدہ پہنچائے جو اسے پڑھے، لکھے اور اس میں نظر کرے یا اسے سنے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار اور سینوں کا نور بنائے۔ (اس کے ذریعے سے) ہمارے غم، پریشانیاں اور دکھ درد دور کرے، نیز نعمتوں والی جنت کی طرف اس قرآن ہی کو ہمارا قائد اور سائق بنائے۔ اس قرآن سے جو کچھ ہمیں بھلا دیا گیا ہے وہ یاد کرائے اور جو ہم نہیں جانتے وہ سکھلائے۔ ہمیں رات اور دن کے اکثر اوقات میں اس طور پر اس کی تلاوت کی توفیق نصیب فرمائے جس سے وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ اسے ہمارے لیے حجت بنائے، ہمارے خلاف حجت نہ بنائے۔

نیز ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اس کے حلال کردہ کو حلال اور حرام کردہ کو حرام سمجھتے ہیں۔ اس کی محکم آیات پر عمل کرتے اور اس کی متشابہات پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے اور ہمیں ان اہل قرآن سے بنائے جو اس کے اہل اور اس کے خواص ہیں اور اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

لہٰذا اے مسلمان نوجوانو! حاملین قرآن اور محمد ﷺ کے پیروکارو! اے بہترین امت جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی! تم سب پر قرآن کریم کی قراءت لازم ہے۔ صحیح طریقے سے اس کی قراءت کرو۔ اس کے معانی اور اوامر و نواہی میں غور و فکر کرو تاکہ تم دنیا اور آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہو سکو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے احسان اور مہربانی سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہمارے نبی محمد ﷺ پر، جو اللہ کی تمام مخلوق اور انبیائے کرام علیہم السلام میں سے بہترین ہیں، آپ کی آل پر، آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر اور تا قیامت آپ کے پیروکاروں پر ہوں۔

قرآن کریم

ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی اور مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔ امابعد!

قرآن کریم بہترین کتاب ہے جو اشرف الانبیاء پر اس بہترین امت کے لیے نازل کی گئی جسے تمام لوگوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی شریعت تمام شریعتوں سے افضل، آسان اور مکمل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ پر نازل کیا گیا جو زبانوں پر جاری، سینوں میں محفوظ اور مصاحف میں مکتوب ہے اور تواتر کے ساتھ ہم تک منقول ہے اور پھر ہمیں اس کی تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔ سورۂ فاتحہ سے شروع اور سورۂ ناس پر ختم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ ﴾

”اور بلاشبہ یہ (قرآن) رب کائنات کا نازل کردہ ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا۔ آپ کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ واضح عربی زبان میں ہے۔“ [1]

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اس لیے نازل فرمایا تاکہ امت کے لیے دستور اور مخلوق کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[1] الشعرآء 26:192-195.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً﴾

''اور ہم نے آپ پر ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی یہ کتاب نازل کی ہے جو ہدایت اور رحمت ہے۔''[1]

اور ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ﴾

''یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک واضح نشانی (کتاب) اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔''[2]

نیز اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی سچائی کی نشانی، آپ کی نبوت و رسالت پر روشن دلیل اور تا قیامت حجت قائم ہو سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝﴾

''کہہ دیجیے: اگر تمام انسان اور جن مل کر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں تو وہ اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔''[3]

قرآن اس لیے نازل کیا گیا تا کہ مسلمان اسے پڑھیں کیونکہ ''اس کے پڑھنے سے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔''[4] مزید برآں اس کی آیات میں غور کریں، اس کے معانی کو سوچیں، سمجھیں، اس کے اوامر کو بجا لائیں اور اس کے نواہی سے پرہیز کریں اور جو وعدہ، وعید، ثواب اور عذاب اس میں مذکور ہیں ان سے نصیحت حاصل کریں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾

1 النحل 89:16. 2 الأنعام 157:6. 3 بنيٓ إسرآء يل 88:17.
4 جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب ماجاء في من قرأحرفا.....، حديث : 2910.

''(یہ قرآن) ایک کتاب ہے، ہم نے اسے آپ کی طرف نازل کیا، بڑی برکت والی ہے تا کہ وہ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقل مند اس سے نصیحت حاصل کریں۔''[1]

اس کے نزول کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان اس پر عمل کریں، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھیں، اس کی محکم آیات پر عمل کریں اور متشابہات پر ایمان لائیں اور اس کی تلاوت کریں جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے تا کہ وہ قیامت کے دن ان کے پروردگار کے ہاں ان کے لیے حجت اور سفارشی بنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

«اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ»

''قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہوگا۔''[2]

جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ ہوگا نہ آخرت میں مصیبت میں پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝﴾

''چنانچہ جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ مشقت میں پڑے گا۔''[3]

اور حدیث میں آتا ہے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا ! وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ : أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ [عَزَّ وَجَلَّ] هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ»

1 صٓ 29:38.
2 صحيح مسلم، الطهارة، باب فضل الوضوء، حديث : 223.
3 طٰهٰ 123:20.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آگاہ رہو! میں تمھارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے جو کہ اللہ کی رسی ہے، لہٰذا جو اس کی پیروی کرے گا وہ تو ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔''[1]

اور ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«أَبْشِرُوا فَإِنَّ الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تُهْلَكُوا وَلَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا»

''یقیناً اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمھارے ہاتھ میں، لہٰذا اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسے تھامنے کے بعد تم کبھی بھی ہلاک ہوگے نہ گمراہ ہوگے۔''[2]

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کا نام روح رکھا کیونکہ حقیقی زندگی کا انحصار اسی پر ہے، نیز اس کا نام نور بھی ہے کیونکہ ہدایت اسی پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝﴾

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح (قرآن) کی وحی کی۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنا دیا، ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں اس کے ذریعے سے ہدایت دیتے ہیں۔ اور بلاشبہ آپ سیدھے راستے ہی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔''[3]

[1] صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب.....، حديث:(37)-2408.
[2] صحيح الجامع الصغير :69/1، حديث : 34.
[3] الشورىٰ 52:42.

قرآن کے نام اور اوصاف

قرآن کریم کے کئی معانی ہیں جو اس کی رفعت شان اور عالی مرتبہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور اس بات پر بھی کہ علی الاطلاق یہ سب آسمانی کتابوں سے افضل کتاب ہے۔

① اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''قرآن'' رکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝﴾

''بلکہ یہ قرآن اونچی شان والا ہے۔''[1]

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾

''بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔''[2]

اور اس کا نام قرآن اس لیے رکھا گیا کہ اس میں احکام، قصص، مواعظ، امثال اور ان کے علاوہ کئی اور چیزیں جمع ہیں۔

② اس کا ایک نام الفرقان بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَۨا ۝﴾

''وہ ذات بڑی ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ وہ جہان والوں کے لیے ڈرانے والا بنے۔''[3]

[1] البروج 21:85. [2] بنیٓ إسرآءيل 9:17. [3] الفرقان 1:25.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام الفرقان اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ حق و باطل، ہدایت و گمراہی اور حلال و حرام کے درمیان فرق کرتا ہے۔

③ ایک نام الکتاب بھی ہے۔ کیونکہ وہ حقیقت پر مبنی ایسی جامع کتاب ہے جو دوسری کتابوں سے اسے ممتاز کر دیتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾

''الٓمّٓ، یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقین کے لیے۔''[1]

④ اس کا نام الذکر بھی ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾

''بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''[2]

کیونکہ یہ نصیحت اور بلند مرتبے والا ہے، یہ قرآن آپ (ﷺ) اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے، ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ﴾

''اور یقیناً یہ (قرآن) آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے۔''[3]

یعنی قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لیے باعث سعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے کئی گراں قدر اوصاف بتلائے ہیں، مثلاً: وہ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝﴾

''اے لوگو! تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس ایک دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمھاری طرف ایک نور مبین نازل کیا ہے۔''[4]

[1] البقرة 2,1:2. [2] الحجر 9:15. [3] الزخرف 44:43. [4] النسآء 174:4.

یعنی دنیا و آخرت میں لوگوں کی اصلاح و نجات اور انھیں ہدایت یافتہ بنانے کی غرض سے گویا یہ اللہ کی طرف سے نور ہے۔ اور ہدایت ہے، رحمت ہے، شفا ہے، موعظت ہے، عزیز ہے، مبارک ہے، بشیر ہے اور نذیر ہے، نیز ان کے علاوہ اس کے کئی ایسے اوصاف ہیں جن سے اس کی عظمت اور پاکیزگی کا پتا چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

''اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے (قرآن کی) نصیحت آ گئی ہے اور (یہ) شفا ہے ان (بیماریوں) کے لیے جو سینوں میں ہیں اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔''[1]

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ﴾

''اور ہم قرآن میں سے جو نازل کرتے ہیں وہ شفا اور رحمت ہے۔''[2]

[1] یونس 57:10. [2] بنیٓ إسرآءیل 82:17.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی سورتوں، آیات، حروف اور کلمات کی تعداد

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پر مسلمانوں میں سے کئی نگران بنا دیے، حالانکہ قرآن بنفسہٖ نگرانی سے بے نیاز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○﴾

''بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''[1]

لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس بات کا مقتضی ہوا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اپنی کوششیں صرف کریں اور اس کی سورتوں، آیات وحروف اور کلمات کی گنتی کریں۔ ان مسلمان علماء کی کوششوں کا نتیجہ درج ذیل عجیب وغریب اعداد وشمار کی صورت میں آپ کے سامنے ہے:

قرآن کی سورتوں کی تعداد 114 ہے جن میں پہلی سورت الفاتحة اور آخری سورت الناس ہے۔ اس کی آیات کی تعداد مکی قراء کے قول کے مطابق 6219 ہے، کوفیوں کے قول کے مطابق 6236، بصریوں کے قول کے مطابق 6204 اور شامیوں کے قول کے مطابق 6226 یا 6225 ہے۔ اس اختلاف کا سبب بعض مقامات پر وقف کا اختلاف ہے۔

عطاء بن یسار کے قول کے مطابق اس کے کلمات کی تعداد 77439 اور حروف کی تعداد 340740 ہے۔ اور اس کے 558 رکوع ہیں۔

اس کے تیس حصے (پارے) اور ساٹھ احزاب (نصف پارے) ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں

[1] الحجر 9:15.

کہ قرآن میں سورت بندی کی حکمت یہ ہے کہ اس کی ایک ایک سورت کے معجزہ اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہونے کی تحقیق ہو سکے، پھر اس کی ایک اور بھی حکمت ظاہر ہوئی جو تعلیم سے متعلق ہے کہ بچے چھوٹی چھوٹی سورتوں سے شروع کر کے بتدریج اوپر کو چلتے جائیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر آسانی ہے تاکہ وہ اس کی کتاب کو حفظ کر سکیں۔[1]

[1] مقدمة تفسير ابن كثير جلد : 1.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی سورتوں کی اقسام

علماء نے قرآن کی سورتوں کو چار اقسام میں تقسیم کیا ہے:

❶ اَلسَّبْعُ الطِّوَالُ: (سات لمبی سورتیں) البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام اور الاعراف جبکہ ساتویں میں اختلاف ہے کہ آیا وہ الانفال اور براءت (توبہ) ہے جس کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاکر انھیں الگ الگ نہیں کیا گیا یا وہ سورۂ یونس ہے۔

❷ اَلْمِئِینَ: وہ سورتیں جن کی آیات کی تعداد 100 (ایک سو) سے کچھ زیادہ یا اس کے قریب قریب ہو۔

❸ اَلْمَثَانِي: وہ سورتیں جن کی آیات کی تعداد 200 کے لگ بھگ ہو۔

❹ اَلْمُفَصَّلُ: سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک سب سورتوں کو مُفَصَّلُ کہتے ہیں اور ان کی تین قسمیں ہیں: ① طِوَال مُفَصَّل: سورۂ حجرات سے سورۂ نبا تک ② أَوْسَاط مُفَصَّل: سورۂ نبا سے سورۂ ضحیٰ تک ③ قِصَار مُفَصَّل: سورۂ ضحیٰ سے آخر قرآن تک۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تورات کی جگہ مجھے سبع طوال دی گئی ہیں۔ زبور کی جگہ مئین، انجیل کی جگہ مثانی اور مفصل سورتیں مجھے زیادہ دی گئی ہیں۔''[1] اس روایت کو طبری نے دو سندوں سے بیان کیا ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔ ابن جریر طبری کہتے ہیں کہ سورتوں کے اسماء کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت مروی ہے۔

[1] تفسير الطبري: 68/1، ومسند أحمد: 107/4.

کسی شاعر نے ان کے مطابق شعر بھی کہے ہیں:

حَلَفْتُ بِالسَّبْعِ اللَّوَاتِي طُوِّلَتْ

وَبِمِئِينٍ بَعْدَهَا قَدْ أُمِّئَتْ

وَبِمَثَانٍ ثُنِّيَتْ فَكُرِّرَتْ

وَبِالطَّوَاسِينِ الَّتِي قَدْ ثُلِّثَتْ

وَبِالْحَوَامِيمِ اللَّوَاتِي سُبِّعَتْ

وَبِالْمُفَصَّلِ اللَّوَاتِي فُصِّلَتْ

''میں نے ان سات سورتوں کی قسم اٹھائی جو طویل ہیں۔

اس کے بعد ان سورتوں کی جو مئین ہیں۔

پھر مثانی سورتوں کی جن میں تکرار ہے۔

پھر طٰسٓ والی سورتوں کی جو تین ہیں۔

نیز حٰمٓ والی سورتوں کی جو سات ہیں۔

اور مفصل سورتوں کی جو جدا کی گئی ہیں۔''

مفصل سورتوں کو مفصل اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے درمیان بکثرت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاکر انھیں ایک دوسری سے الگ کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپاک آدمی کا قرآن کو چھونا حرام ہے

مُحدِث (ناپاک) آدمی کے لیے قرآن کا چھونا حرام ہے، خواہ حدث چھوٹا ہو یا بڑا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝﴾

''اسے بس پاک (فرشتے) ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔''[1]

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ»

''پاک آدمی کے سوا قرآن کو کوئی نہ چھوئے۔''[2]

قرآن مجید کی عظمت وتوقیر کے پیش نظر ایسا حکم دیا گیا ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے ملک کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔[3] کیونکہ مشرک اور کافر ناپاک ہوتا ہے۔ مبادا اگر قرآن ان کے ہاتھ لگ گیا تو وہ اس کی بے حرمتی کریں گے۔

اور حدیث میں آتا ہے کہ جنبی آدمی جب تک غسل نہ کرے اس کے لیے قرآن پڑھنا حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] الواقعة 79:56.

[2] الموطأ للإمام مالك، القرآن، باب الأمر بالوضوء.....، حديث : 478.

[3] صحيح البخاري، الجهاد والسير، باب كراهية السفر بالمصاحف.....، حديث: 2990.

«لَا تَقْرَإِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ»

''حائضہ عورت اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھے۔''[1]

اسے امام ابوداود اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا کہ اکثر اہل علم اسی بات کے قائل ہیں اور شیخ ارنؤوط نے کہا کہ یہ روایت اپنے شواہد کی وجہ سے حسن درجے کی ہے۔

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور حائضہ عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ قرآن پڑھ لے مگر قرآن کو ہاتھ نہ لگائے۔[2]

[1] جامع الترمذي، الطهارة، باب ماجاء في الجنب.....، حديث : 131.

[2] دیکھیے فتاوٰی مجلة الدعوة: 39/1.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن

قرآن کی قراءت اکمل حالات میں کرنا مستحب ہے، یعنی باوضو اور قبلہ رخ ہو کر افضل اوقات میں تلاوت کرے۔ جیسے رات میں، نمازِ مغرب اور نمازِ فجر کے بعد۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا ○﴾

''بلاشبہ رات کا اٹھنا (نفس کے) کچلنے میں زیادہ سخت اور دعا و ذکر کے لیے مناسب تر ہے۔''[1]

نیز فرمایا:

﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ○﴾

''بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔''[2]

قراءت کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، لیٹے لیٹے، چلتے پھرتے اور سواری کی حالت میں ہر طرح جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾

''جو لوگ کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے ہیں۔''[3]

لہٰذا رات، دن اور صبح و شام (ہر وقت) قرآن کریم کی تلاوت بکثرت کرنی چاہیے۔

[1] المزمل 6:73. [2] بنیٓ إسرآء یل 78:17. [3] آل عمران 191:3.

حدیث میں آتا ہے:

«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»

''دو طرح کے آدمیوں کے سوا کسی پر رشک کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ دن رات کی کئی ساعات (نماز) میں قرآن پڑھتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن اسے خرچ کرتا ہے۔''[1]

اس حدیث میں لفظ حَسَدَ کا معنی غِبطۃ ''رشک'' ہے اور آنَاءَ کا معنی ''ساعات'' ہے۔

قرآن کی قراءت باقی تمام اذکار سے افضل ہے، چنانچہ حدیث قدسی ہے:

«مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي، أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ»

''جو شخص قرآن پڑھتے رہنے کی وجہ سے کچھ مانگ نہ سکا، میں اسے تمام مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کا مرتبہ باقی تمام کلاموں پر ایسا ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوقات پر ہے۔''[2]

اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا، تیزی کے ساتھ (جلد جلد) پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے حروف واضح اور دل پر خوب اثر انداز ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، حديث: 5025، وصحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه.....، حديث: 815.

[2] جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب ألارجل يحملني إلى قومه.....، حديث: 2926. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾

''اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے۔''[1]

1 المزمل 4:73.

خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کا حکم

قرآن اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

«زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

''قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت دو۔''[1]

یقیناً اچھی آواز قرآن کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔اسی لیے تو ایک حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَمْ يَأْذَنِ اللهُ لِنَبِيٍّ مَّا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ»

''اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبیٔ کریم ﷺ کا بہترین آواز کے ساتھ قرآن (پڑھنا) سنا ہے۔''[2]

اور ایک روایت میں ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ، اَلَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ، حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللهَ»

''لوگوں میں سے سب سے اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والا وہ ہے کہ جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم گمان کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔''[3]

1 سنن أبي داود، الوتر، باب كيف يستحب الترتيل في القراءة، حديث: 1468.

2 صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن، حديث: 5023.

3 سنن ابن ماجه، إقامة الصلوات، باب في حسن الصوت، حديث: 1339.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر قاری خوش الحانی میں لگا ہوا ہو اور سننے والا جھومنے لگے، یعنی قاری حلق میں آواز گھمائے اور حروف کو لمبا کرے یا ایسے ہی دوسرے کام کرے جو اللہ تعالیٰ کے کلام میں تبدیلی کی طرف لے جا رہے ہوں جبکہ قرآن میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو یہ چیز کتاب اللہ سے اللہ تعالیٰ کی مراد سمجھنے میں دلوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور کلام کے فہم کو قطع کر دیتی ہے جبکہ اللہ کا کلام اس بات سے منزہ ہے، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے ایسی خوش الحانی کو جو غنا (گانے) کے مشابہ ہو، ناپسند کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدعت ہے۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قرآن کو گانے بجانے کی چیز بنا لیا جائے گا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''فضائل القرآن'' میں کہا ہے: شرعًا جو چیز مطلوب ہے وہ صرف یہ ہے کہ تحسینِ صوت (آواز کی خوبصورتی) ایسی ہو جو قرآن میں غور وفکر کرنے، اسے سمجھنے، خشوع وخضوع اور اطاعت بجا لانے پر ابھارتی ہو۔ رہی ایسی آوازیں جو سُروں سے پیدا ہوں اور غافل کرنے والے اوزان، وضعوں اور موسیقی کی سُروں سے مرکب ہوں تو قرآن ایسی باتوں سے منزہ ہے اور ایسی اداؤں کے ساتھ پڑھنے سے بہت بالا و برتر ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: تلاوتِ قرآن کے وقت جس الحان کو علماء نے مکروہ (غیر پسندیدہ) قرار دیا ہے، وہ ایسے لہجے اور سُر میں قرآن پڑھنا ہے جس سے ممدود (مد والے) حروف مقصور (چھوٹے) ہو جائیں، چھوٹے حروف مد والے ہو جائیں اور ساکن حروف متحرک اور متحرک حروف ساکن ہو جائیں۔ لوگ مست کر دینے والے گانوں کی سُروں سے موافقت کے لیے یہ کام کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نظم قرآن میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور حرکات حروف بن جاتی ہیں اور یہ چیز حرام ہے۔

مستحب قراءت کی مقدار

ہر ہفتے میں قرآن ختم کرنا مستحب ہے۔ ہر روز قرآن کریم سے ساتواں حصہ پڑھنا چاہیے۔ اِس ہفتہ وار قراءت کے علاوہ وقتاً فوقتاً فضیلت والے اوقات میں اور فضیلت والے مقامات پر، جیسے رمضان، حرمین شریفین اور ذی الحجہ کے دس دنوں میں، وقت اور مقام کو غنیمت سمجھتے ہوئے قراءت کرنی چاہیے۔ اور اگر ہر تین دن میں قرآن ختم کرے تو یہ اچھی بات ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما (ابن عاص) سے فرمایا:

«اِقْرَأْ فِي كُلِّ ثَلَاثٍ»

''تین دن میں قرآن ختم کرو۔''[1]

کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ»

''جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کیا، اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔''[2]

اور اگر کسی کو قرآن کے بھول جانے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے ختم قرآن میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

[1] مسند أحمد: 188/2.

[2] جامع الترمذي، القراءات، باب في: كم أقرأ القرآن؟ حديث: 2949.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا حامل اسلامی جھنڈا اٹھانے والا ہے

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی خاطر بے ہودہ باتیں اور بکواس کرنے والوں کے ساتھ لغو باتیں کرے نہ غافل لوگوں کے ساتھ (خود) غافل ہو جائے۔

قرآن عظیم کے قاری کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے معانی سمجھا کر اپنی مخلوق پر کیسی مہربانی کی ہے۔ اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کو اپنے دل و دماغ میں حاضر رکھنا اور اس کے کلام میں غور کرنا چاہیے کیونکہ غور کرنا ہی قراءت کا مقصود ہے، نیز تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ ہر ایک آیت کے معانی کو پوری طرح سمجھتا جائے جو اس کے مناسب ہیں۔ اور جب جھٹلانے والوں کے حالات پڑھے تو اللہ کے حکم کو بجالانے سے غفلت کی بنا پر، اس پر اللہ کی گرفت کا خوف طاری ہونا چاہیے، نیز تلاوت قرآن کرنے والے کو قرآن کے خطاب اور اس کی وعید کے مقصود کو سمجھنا چاہیے۔ اسے اپنے نفس کی خواہش کی وجہ سے قرآن کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے اور سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا کہنا چاہیے تاکہ جب وہ:

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾

''ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''[1]

کہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی عبودیت اور اسی سے اس کی استعانت متحقق ہو جائے۔

[1] الفاتحة 5:1.

قرآن غور سے سننا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے (کان لگا کر) سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''[1]

اللہ تعالیٰ نے قراءتِ قرآن غور سے سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا ہے اور اس بات پر رحمت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُّضَاعَفَةٌ، وَمَنْ تَلَاهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ»

''جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت غور سے سنے اس کے لیے بہت سی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص اسے خود پڑھے تو وہ (آیت) قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگی۔''[2]

[1] الأعراف 204:7.

[2] مسند أحمد: 341/2. اس کی سند ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرون اولیٰ کے مسلمانوں (صحابۂ کرام اور تابعین) کا قرآن سے تعلق

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول امین پر قرآن کریم نازل فرمایا تاکہ آپ گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے، ڈرانے والے، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ بن جائیں، چنانچہ آپ فی الواقع ایسے ہی تھے جیسا کہ حدیث میں ہے:

«فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ»

''یقیناً آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا۔''[1]

یعنی آپ ﷺ اس کے اوامر بجالاتے اور ممنوع کاموں سے باز رہتے تھے۔ جس بات پر قرآن ابھارتا اس بات میں آپ ﷺ کوشاں رہتے۔ اس کے آداب سے ادب سیکھتے اور اس کے اخلاق اپناتے۔

آپ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن کے الفاظ بھی سکھلائے اور معانی بھی۔ ان کا عزم قرآن حفظ کرنا، اس کی تلاوت کرنا، اس کے اوامر کو نافذ کرنا اور اس کے احکام کی موافقت کرنا تھا۔ وہ قرآن کریم سیکھنے اور سمجھنے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے کیونکہ ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے فرامین تھے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ،

[1] صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل .....، حديث : 746.

وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ»

''جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کریں اور ایک دوسرے سے پڑھیں پڑھائیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ کی رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے پاس کرتے ہیں اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا، اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔''[1]

قرآن کریم کے ساتھ ان کا تعلق اس درجے تک پہنچا ہوا تھا کہ وہ بیوی کا حق مہر ہی قرآن کریم کی کسی سورت کو حفظ کرا دینا طے کر لیتے تھے۔[2] رات کو وہ قرآن کے ساتھ قیام کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا﴾

''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔''[3]

اور فرمایا:

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○﴾

''وہ رات کو بہت ہی تھوڑا سوتے تھے اور وہ سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے۔''[4]

رات کے اندھیروں میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے پاس سے گزرنے والا ان کے

[1] صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن .....، حديث: 2699.
[2] صحيح البخاري، النكاح، باب تزويج المعسر.....، حديث : 5087.
[3] السجدة 16:32. [4] الذٰريٰت 18,17:51.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تلاوت اور ان کے رونے سے ایسی آواز سنتا جیسے شہد کی مکھیاں بھنبھناتی ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ قرآن کے معانی میں غور کرتے اور اس کا اثر قبول کرتے تھے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر پہلو سے قرآن کے ساتھ تعلق قائم کیا کیونکہ وہ اس کی فضیلت سے بخوبی واقف تھے، جیسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

چنانچہ اس حدیث کی وجہ سے حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے حجاج بن یوسف کے دور حکومت تک خدمت قرآن میں مصروف رہے۔ [1]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآن حفظ کرتے، اس کو لکھتے، اس کی تلاوت کرتے اور دوسروں کو بتلاتے۔ قرآن ہی کو حاکم بناتے اور قرآن ہی کی طرف اپنے جھگڑے لے جاتے۔ قرآن کے آداب سے خود ادب سیکھتے اور اپنی اولاد کو ادب سکھلاتے۔

قرآن ہی سے لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوئے اور قرآن ہی سے (وابستہ رہ کر) انھوں نے ملک فتح کیے، قومیں اطاعت قبول کرتی گئیں اور قرآن کو دستور مانتی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو زمین میں اقتدار بخشا اور انھوں نے دشمنوں سے بھی حسن سلوک کیا۔ ان کے سبقت لے جانے والے (ممتاز لوگ) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور فضیلت والے تین زمانوں کے ائمۂ مہدیین تھے۔

پھر عمل کرنے والے عالم، عدل کرنے والے امام اور حکمران آج تک انھی کی راہ پر چلتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، حديث : 5027.

خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ»

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور اس کی مدد کی جاتی رہے گی، ان کی مخالفت کرنے والے انھیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آ جائے۔'' [1]

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس گروہ میں سے بنائے، نیز ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے اور اپنے ہاں سے رحمت عنایت فرمائے کیونکہ وہی عطا کرنے والا ہے۔

[1] سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، حديث : 10.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے فضائل

قرآن کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ جو اسے پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا، قیامت کے دن قرآن اس کی شفاعت کرے گا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِّأَصْحَابِهِ»

''قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔''[1]

رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے:

«يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ . . . تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا»

''قیامت کے دن قرآن اور ان لوگوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے۔ آگے آگے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہوں گی..... جو ان لوگوں (کی نجات) کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔''[2]

اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے اور دوسرے لوگوں کو تعلیم دینے کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

[1] صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن.....، حديث : 804.

[2] صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن.....، حديث : 805.

«خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»

''تم میں سے افضل ترین وہ شخص ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔''[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ : يَارَبِّ! حَلِّهِ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ : يَارَبِّ! زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ : يَارَبِّ! اِرْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ : اِقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ»

''قیامت کے دن صاحبِ قرآن آئے گا تو قرآن (اس کی سفارش کرتے ہوئے) کہے گا: اے میرے پروردگار! اسے زیور پہنایئے، چنانچہ اسے بزرگی کا تاج پہنایا جائے گا، پھر کہے گا: اے میرے رب! کچھ زیادہ کیجیے، چنانچہ اسے کرامت کی عبا (چادر) پہنائی جائے گی، پھر کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جایئے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور (درجوں پر) چڑھتے جاؤ، چنانچہ ہر ایک آیت کے بدلے اس کی نیکیاں بڑھا دی جائیں گی۔''[2]

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ»

''جس نے قرآن پڑھا، پھر اسے زبانی یاد کیا، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب: خيركم من تعلم القرآن وعلمه، حديث : 5027.

[2] جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب إن الذي ليس في جوفه.....، حديث : 2915.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور وہ شخص اپنے گھر والوں کے دس ایسے آدمیوں کے لیے سفارش کر سکے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔"[1]

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اِسْتَظْهَرَهُ کا معنی اسے زبانی یاد کرنا ہے۔

[1] جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل قارئ القرآن، حديث : 2905. اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

تاج پوشی کیے جانے والے والدین

حضرت سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا»

"جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی جو تمھارے دنیا کے گھروں میں چمکتا ہے، پھر اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اس (قرآن) پر عمل بھی کرتا تھا۔"[1]

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے قرآن کریم کی تعلیم دینا ہمارے تمام سلف صالحین کے نزدیک التزاماً قابل اتباع سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے دلانے اور اس مقدس فرض کے سلسلے میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے والے والدین کے لیے بڑا اجر و ثواب رکھا ہے، اس سلسلے میں انھیں دو ایسی پوشاکیں بھی پہنائی جائیں گی جن کے سامنے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ہیچ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] سنن أبي داود، الوتر، باب في ثواب قراءة القرآن، حديث : 1453، یہ روایت سنداً ضعیف ہے.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، فَيَقُولَانِ : يَارَبِّ ! أَنّٰى لَنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ لَهُمَا : بِتَعْلِيمِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ»

''اس کے والدین کو دو ایسی (عظیم الشان) پوشاکیں پہنائی جائیں گی کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، وہ ان کے سامنے ہیچ ہوگا، تب وہ دونوں (ماں باپ) کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہمیں کیوں نصیب ہوئی ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تم دونوں کے اپنے بیٹے کو قرآن کی تعلیم دلانے کی وجہ سے۔''[1]

[1] المعجم الأوسط للطبراني : 358/6، حديث: 5760، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 792/6، حديث: 2829.

مساجد میں قرآن پڑھنے پڑھانے والے اجتماع کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ»

''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوں، وہ اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے، رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہیں۔''[1]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صبح کی نماز کے بعد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے، قرآن پڑھتے، فرائض اور سنن سیکھتے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔

مدارسة القرآن کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ آپ وہی کچھ پڑھیں جو آپ کے ساتھی نے پڑھا ہے اور دوسرا یہ کہ آپ اس کے بعد والی آیات پڑھیں اور پہلا معنی بہتر ہے کیونکہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبریل علیہ السلام کے ساتھ مدارست کا یہی طریقہ تھا۔

مساجد میں جمع ہو کر مدارسة القرآن کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی فضیلت کی چار قسموں کا وعدہ فرمایا ہے: ایک اطمینان کا نزول، دوسرے رحمت کا

[1] صحيح مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على.....، حديث : 2699.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھانپ لینا، تیسرے فرشتوں کا انھیں گھیرے میں لینا اور چوتھے اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے مابین ان لوگوں کا ذکر کرنا اور ان کی تعریف کرنا جو اس کے پاس موجود رہتے ہیں۔ اس بات پر ان لوگوں کو مبارک ہو۔

قرآن پڑھنے والے کے لیے آداب

تلاوت قرآن کے کچھ آداب ہیں، ان کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ قراءت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور باعث ثواب ہو، مثلاً:

① قراءت خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے کی جائے اور اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی اور ثواب ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾

''حالانکہ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ بندگی کو اللہ کے لیے خالص کریں۔''[1]

② حدث سے پاک (باوضو) ہو کر تلاوت کرے، خواہ یہ حدث چھوٹا ہو یا بڑا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝﴾

''اسے بس پاک (فرشتے) ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔''[2]

③ قراءت کے وقت ہاتھوں کو بے فائدہ ادھر ادھر نہ ہلاتا رہے اور نہ ہی بلاضرورت اپنی آنکھیں ادھر ادھر پھیرتا رہے۔

④ مسواک کر کے اپنا منہ پاک صاف کر لے کیونکہ یہ قرآن (کی ادائیگی) کی راہ ہے۔

⑤ بہتر یہ ہے کہ تلاوت کے وقت قبلہ رخ ہو جائے کیونکہ یہ سب سے افضل سمت ہے۔

[1] البينة 5:98. [2] الواقعة 79:56.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ تلاوت شروع کرنے سے پہلے أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے۔

⑦ اگر سورت کی ابتدا سے شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرے۔

⑧ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھے گویا اسے محبت کے ساتھ آہستگی سے پڑھ رہا ہے کیونکہ مقصود تو غور وفکر کرنا ہے جو جلدی پڑھنے سے حاصل نہیں ہوسکتا اور قراءت میں جلدی کرنا معنی و مفہوم سے پوری آگاہی نہ ہونے کی نشانی ہے۔

⑨ اپنے ذہن اور فہم کو کام میں لائے تاکہ یہ سمجھ لے کہ اسے کیا کہا جا رہا ہے۔

⑩ رحمت کی آیت کے وقت اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کرے، عذاب کی آیت کے وقت پناہ مانگے، تسبیح کی آیت کے وقت تسبیح کرے اور جب سجدے کی آیت سے گزرے تو سجدہ کرے۔

⑪ پڑھتے وقت ہر حرف کی ادائیگی کا حق ادا کرے حتیٰ کہ لفظ پورا ہونے پر کلام واضح ہو جائے کیونکہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

⑫ تلاوت کے وقت خشوع، اطمینان اور وقار کا ہونا ضروری ہے۔

⑬ قرآن کو تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھے، کسی شاعر نے کہا ہے:

وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ فَرْضٌ لَّازِمٌ

مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِمٌ

''تجوید کے ساتھ (قرآن) پڑھنا بہت ضروری ہے جو قرآن تجوید سے نہ پڑھے گناہ گار ہے۔''

⑭ قراءت کے وقت کوئی شخص قرآن کی عبارتوں میں اپنے پاس سے کوئی لفظ نہ بڑھائے۔ جیسے بعض لوگ اللہ، اللہ یا أعد، أعد یا ایسے ہی کوئی اور الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ سننے والے سے جو کچھ مطلوب ہے، وہ صرف غور وفکر، خاموشی اور خشوع ہے۔

⑮ بے فائدہ باتوں کے لیے قراءت منقطع نہ کرے۔

⑯ ہمیشہ تلاوت کے معمول سے قرآن کی محافظت کرے تاکہ اسے بھول جانے کا عارضہ پیش نہ آئے۔ حدیث میں آتا ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ»

''اور جب قرآن یاد کرنے والا کمر بستہ ہو کر دن رات اسے پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔''[1]

یعنی اس پر کوئی دن ایسا نہیں گزرنا چاہیے جس میں اس نے قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھا ہو اور بہتر یہ ہے کہ ہر روز ایک پارے سے کم نہ پڑھے۔ اس طرح سے کم از کم ایک ماہ میں ایک بار ضرور قرآن ختم کرنا چاہیے۔

⑰ جس قدر ممکن ہو قرآن کو اچھی آواز سے پڑھے کیونکہ حدیث میں آتا ہے:

«زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

''قرآن کو اپنی آواز سے مزین کرو۔''[2]

⑱ قرآن کی قراءت سنتے وقت خاموش رہنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے (کان لگا کر) سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''[3]

⑲ مصحف (قرآن) کا احترام کرے، اسے زمین پر رکھے نہ اس کے اوپر کوئی چیز رکھے اور نہ

[1] صحيح مسلم، فضائل القرآن، باب الأمر بتعهد القرآن ..... ، حديث :(227)-789.

[2] سنن أبي داود، الوتر، باب كيف يستحب الترتيل في القراءة، حديث : 1468.

[3] الأعراف 204:7.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اپنے کسی ساتھی کی طرف پھینکے کہ وہ اسے پکڑ لے اور اسے اس حالت میں چھوئے جب وہ پاک ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ﴾

''(وہ) قابل احترام صحیفوں میں (محفوظ) ہے۔ جو بلند و بالا اور پاکیزہ ہیں۔''[1]

⑳ جب تلاوت سے فارغ ہو تو اپنے رب کی تصدیق کرے اور اس کے رسول ﷺ کے قرآن پہنچانے کی گواہی دے اور یہ گواہی دے کہ وہ برحق ہے، پس وہ یوں کہے: ''اے ہمارے رب تو نے سچ فرمایا اور تیرے رسولوں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا اور ہم اس بات پر گواہ ہیں۔'' اے اللہ! ہمیں انصاف پر قائم رہنے والے، حق کے گواہ بنا۔

㉑ ختم قرآن کے وقت اکٹھے ہو کر دعا کرنی چاہیے کیونکہ ایسی دعا (جو ختم قرآن کے وقت کی جائے) قبول ہوتی ہے۔

㉒ سردیوں میں رات کے ابتدائی حصے میں قرآن ختم کرنا چاہیے اور گرمیوں میں دن کے ابتدائی حصے میں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے، اگر رات کے ابتدائی حصے میں قرآن ختم کیا جائے تو فرشتے صبح ہونے تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر دن کے ابتدائی حصے میں قرآن ختم کیا جائے تو فرشتے شام ہونے تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا آدابِ قرآن میں سے کچھ تو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور کچھ قرآن و حدیث میں تو نہیں لیکن اسلاف رحمہم اللہ سے منقول ہیں۔ جس طرح کہ امام ابوعبداللہ حکیم ترمذی نے اپنی کتاب ''نوادر الاصول'' میں ذکر کیے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر قرطبی کے مقدمے میں ہے۔[2]

[1] عبس 80:13,14.

[2] تفسير القرطبي:1/22-25 مطبوعه: دارالكتب العلمية بيروت لبنان.

قرآن کریم شریعت کی بنیاد ہے

امام شاطبی رحمہ اللہ نے الموافقات میں بیان کیا ہے:

یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ کتابِ عزیز ہی شریعت کی بنیاد ہے، دین و مذہب کی قابل اعتماد چیز اور حکمت کا سرچشمہ ہے۔ یہ رسالت کا معجزہ، بصیرتوں اور بصارتوں کا نور ہے۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا اس کے علاوہ کوئی رستہ نہیں۔ اسے مضبوط پکڑنے کے بغیر نجات کا کوئی ذریعہ نہیں اور نہ کسی ایسی چیز کو پکڑنے سے نجات ہو سکتی ہے جو اس کے خلاف ہو، پھر جب صورت حال یہ ہے تو جو شخص شریعت کی کلیات پر مطلع ہونا، اس کے مقاصد کو پانا اور قرآن والوں سے ملنا چاہتا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن کو اپنا ہم راز اور دوست بنائے اور دن رات اس سے ہم نشینی رکھے اور یہ ہم نشینی نظرًا بھی ہو اور عملاً بھی، پھر ممکن ہے کہ وہ اپنی خواہش کو پالے اور مطلوبہ چیز حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اپنے آپ کو سابقین اور پہلے قافلے میں شامل کر لے، پھر اگر وہ اس پر قادر ہو جائے اور قادر اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب قرآن کی مُبَیِّن (وضاحت کرنے والی) ''سنت'' (حدیث) سے مدد لینے میں ہمیشگی کرے ورنہ سابقہ اماموں اور سلف صالحین کے کلام کو قبول کرے تو وہ اس شریف مقصد اور بلند مرتبہ کو پالے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے

قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے اور جو شخص تحقیق کی بنا پر اس کا عالم ہو جائے، وہ جملہ شریعت کا عالم ہوتا ہے۔ اس پر کئی امور دلیل ہیں۔ ان میں قرآنی نصوص بھی ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾

''آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا۔''[1]

اور فرمایا:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾

''اور ہم نے آپ پر ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی یہ کتاب نازل کی ہے۔''[2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾

''ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی۔''[3]

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾

''بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔''[4]

[1] المآئدة 3:5. [2] النحل 89:16. [3] الأنعام 38:6. [4] بنيّ إسرآء يل 9:17.

﴿اَقْوَمُ﴾ کا معنی ہے سیدھا راستہ۔ اگر اس میں تمام معانی جمع نہ ہوں تو حقیقتاً اس پر اس معنی کا اطلاق صحیح نہ ہوگا اور ایسی کئی آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن ہدایت اور سینوں (کے امراض) کی شفا ہے۔ اور وہ سینوں کی تمام امراض کے لیے شفا نہیں بن سکتا جب تک کہ اس میں ہر چیز کی وضاحت نہ ہو۔ اس بات کی تائید میں کئی احادیث و آثار بھی آئے ہیں، جیسے آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے:

«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ، وَالنُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ، عِصْمَةٌ لِّمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ وَنَجَاةٌ لِّمَنْ تَبِعَهُ وَلَا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبَ لَا يَعْوجُ فَيُقَوَّمَ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا يَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ»

''بے شک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے۔ یہ واضح نور اور شفائے نافع ہے۔ جو اس کو تھامے رہے اس کے لیے بچاؤ (کا ذریعہ) ہے اور جو اس کی پیروی کرے اس کے لیے نجات ہے۔ اور دل کا ٹیڑھ درست ہو جاتا ہے اگر کوئی ٹیڑھ ہو تو اسے سیدھا کر دیتا ہے۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ (آدمی بار بار پڑھ کر اکتاتا نہیں)۔''[1]

قرآن کریم کا مطلق طور پر اللہ کی رسی اور شفائے نافع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں امر (شریعت) بدرجۂ کمال موجود ہے اور حدیث میں آیا ہے:

«يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ»

''لوگوں کی امامت وہ کرائے جو قرآن کا سب سے زیادہ قاری ہو۔''[2]

[1] المستدرك للحاكم: 555/1، حديث: 2040، وسنن الدارمي، فضائل القرآن، باب فضل من قرأ القرآن، حديث: 3316.

[2] صحيح مسلم، المساجد، باب من أحق بالإمامة، حديث: 673.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ اسی لیے ہے کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے احکام سب سے زیادہ جاننے والا ہے، یعنی قرآن کا عالم تمام شریعت کا عالم ہوتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

«مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ أَحَدٌ»

''جس نے قرآن پڑھ لیا، اس سے بڑھ کر کوئی نہیں۔''[1]

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَقْرَإِ الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ»

''جو شخص علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، پس اسے چاہیے کہ وہ قرآن پڑھے کیونکہ اس میں پہلے اور پچھلے سب لوگوں کا علم موجود ہے۔''[2]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

«مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَقَدْ حَمَلَ أَمْرًا عَظِيمًا»

''جس نے قرآن جمع کر لیا، اس نے بہت بڑے کام کا (بوجھ) اٹھا لیا۔''[3]

[1] قيام الليل للمروزي، ص: 258، حديث: 203.

[2] المصنف لابن أبي شيبة: 127/6، حديث: 30009.

[3] أخلاق حملة القرآن للآجري: 16/1.

قرآن ایک معجزہ ہے

قرآن وہ سب سے بڑا معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاتم النّبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''تمام انبیاء کو جو کچھ دیا گیا، اسی کے مطابق لوگ ایمان لائے اور بلاشبہ مجھے جو چیز دی گئی ہے، وہ وحی (قرآن) ہے جسے اللہ نے میری طرف نازل کیا، لہٰذا میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔''[1]

قرآن اپنے اسلوب، بلاغت اور اپنی غیبی خبروں کے لحاظ سے یکسر خلافِ معمول ہے، لہٰذا کوئی دور ایسا نہیں گزرتا جس میں قرآن کی دی ہوئی خبریں ظاہر نہیں ہوتیں اور یہ وہ چیز ہے جو قرآن کے سوا دیگر معجزات میں نہیں پائی جاتی۔

قرآن ایک ایسا معجزہ ہے جو خرقِ عادت ہونے کے ساتھ چیلنج بھی کرتا ہے اور کوئی اس کا معارضہ بھی نہیں کر سکا۔ عربی لغت میں اعجاز کا معنی یہ ہے کہ عجز کی نسبت دوسروں کی طرف ہو اور اثبات اس کے لیے ہو۔ قرآن کریم نے لوگوں کو اس بات سے عاجز کر دیا تھا کہ وہ اس کی

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب كيف نزل الوحي .....، حديث: 4981.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل یا اس جیسی دس سورتیں یا اس جیسی ایک ہی سورت یا اس جیسی ایک ہی آیت بنا لائیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝﴾

''کہہ دیجیے: اگر تمام انسان اور جن مل کر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں تو وہ اس کی مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔''[1]

[1] بنیٓ إسرآء یل 88:17.

قرآن کے معجزہ ہونے کے مختلف پہلو

① ایسا نظم بدیع جو ہر اس نظم سے مختلف ہے جو عرب میں معروف ہے۔

② انداز بیان ایسا تعجب خیز ہے جو عرب کے تمام اسالیب سے مختلف ہے۔

③ عمدہ الفاظ سے مرصع، فصاحت و بلاغت کا شاہکار کلام جس کی نظیر لانے سے تمام مخلوق عاجز ہے۔

④ اس کا قانون ایسا واضح، ہمہ گیر اور مکمل ہے جو ہر انسان کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔

⑤ یہ ماضی اور مستقبل کی ایسی غیب کی خبریں دیتا ہے جنھیں وحی کے بغیر جاننا ممکن ہی نہیں۔

⑥ وعدہ اور وعید کے متعلق قرآن نے جو خبر دی ہے، وہ پوری ہو کر رہے گی۔

⑦ تمام مخلوق اس (قرآن) جیسی کتاب لانے سے عاجز ہے۔

⑧ قرآن ہر قسم کی کمی بیشی اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾

''بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''[1]

⑨ اس کا حفظ کرنا آسان ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝﴾

''اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے، پھر کیا کوئی نصیحت

[1] الحجر 9:15.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکڑنے والا ہے؟''[1]

⑩ یہ اپنے پیروکاروں اور دشمنوں سب کے دلوں میں اتر جاتا ہے حتی کہ ایک کہنے والے (ولید بن مغیرہ مخزومی) نے یوں کہا:

«وَاللهِ! إِنَّ لِقَوْلِهِ الَّذِي يَقُولُ لَحَلَاوَةً، وَإِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً، وَإِنَّهُ لَمُثْمِرٌ أَعْلَاهُ، مُغْدِقٌ أَسْفَلُهُ، وَإِنَّهُ لَيَعْلُو وَمَا يُعْلَى عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَيَحْطِمُ مَا تَحْتَهُ»

''اللہ کی قسم! اس کے بیان میں مٹھاس ہے۔ اس کے کلام میں خوبصورتی ہے، اس کا اوپر کا حصہ ثمر بار ہے، نچلا حصہ شیریں چشمہ۔ اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ غالب آتا ہے، کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ دیگر انسانوں کے کلام اس کے سامنے ہیچ ہیں۔''[2]

⑪ یہ ایسا کلام ہے جس سے پڑھنے والا کبھی سیر نہیں ہوتا اور نہ سننے والا بار بار سننے سے اکتاتا ہے، نیز یہ بات کسی اور کلام میں نہیں پائی جاتی۔

قرآن اول و آخر (دستور العمل) ہے اور قرآن ایسی (باعظمت) چیز ہے جس نے بھیڑ بکریاں چرانے والے (بادیہ نشین) عربوں کو قبائل کا سردار اور امتوں کا قائد بنا دیا اور یہ صرف اور صرف قرآن ہی کا اعجاز ہے۔ قرآن کریم ہی دین کی اساس (بنیاد)، قانون کا ماخذ اور ہر زمانے اور ہر ملک کے انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پروردگار کا حکم بجالاتے ہوئے یہ قرآن اپنی امت کو پہنچایا اور قرآن میں یہ صراحت موجود ہے کہ اس کی اتباع اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس میں ایسے احکام شامل ہیں جو کسی خاص مقام یا زمانے سے خاص نہیں بلکہ عام اور ہمہ گیر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] القمر 17:54.

[2] شعب الإيمان للبيهقي :157/1.

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾

''تم اس (ہدایت) کی پیروی کرو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔''[1]

نیز فرمایا:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾

''(اے نبی!) اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔''[2]

[1] الأعراف 3:7. [2] العنكبوت 45:29.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے وہ شعبے جن کے متعلق احکام قرآن میں موجود ہیں

قرآن کریم زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① عقائد جن پر ایمان لانا واجب ہے، یعنی اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور اس بات پر کہ خیر اور شر اللہ ہی کی طرف سے مقدر ہیں اور یہی عقائد ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل ہیں۔

② آسمانوں اور زمین کے نظام اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے، اس پر غور وفکر کر کے ہدایت حاصل کرنا تاکہ کائنات اور مخلوق کی پیدائش میں اللہ تعالیٰ کے اسرار معلوم ہو سکیں اور ان چیزوں میں فکر اور استدلال کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت پر ایمان لاتے ہوئے دل بھر جائیں نہ کہ محض تقلید اور دیکھا دیکھی کی روش سے۔

③ قرآن مقدس میں گزشتہ افراد و امم (اقوام) کے ایسے بہت سے واقعات مذکور ہیں جو (لوگوں کو) عبرت پکڑنے اور نصیحت قبول کرنے پر ابھارتے (آمادہ کرتے) ہیں، نیز وہ واقعات، مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ان قوانین کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جن کی بنا پر نیک لوگوں کو نجات ملتی ہے اور مفسدین (گناہ گار) ہلاکت سے دوچار ہوتے ہیں۔

④ وہ اخلاق فاضلہ جو افراد اور جماعت کے نفوس کی اصلاح کرتے اور انھیں مہذب بناتے ہیں، جیسے صبر، صداقت، وفا اور امانت وغیرہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان برے اخلاق

سے بچنا جو بہتر انسانی زندگی کے منافی ہیں اور اس کی بدبختی کا سبب بنتے ہیں، جیسے جھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی اور عہد کو توڑ دینا وغیرہ۔

⑤ مختلف قسم کی عبادات، مثلاً: نماز، روزہ، زکاۃ، حج اور جہاد، جن کے متعلق تقریباً 140 آیات آئی ہیں۔

⑥ خاندانی نظام، شادی، طلاق اور ان سے متعلق احکام، مثلاً: حق مہر، بیوی کے اخراجات، دایہ گری، رضاعت، نسب، عدت، وصیت اور وراثت کے احکام، جن کے متعلق تقریباً 70 آیات آئی ہیں۔

⑦ مالی معاملات کے احکام، جیسے بیع، اجارہ، رہن، لین دین اور تجارت، ان کے متعلق بھی تقریباً 70 آیات نازل ہوئی ہیں۔

⑧ جرائم کے احکام اور حدود، چوری، زنا، تہمت تراشی، اللہ تعالیٰ کی زمین میں محاربہ (راہزنی، ڈاکہ) کے احکام، جن کے متعلق تقریباً 30 آیات آئی ہیں۔

⑨ جنگ، صلح اور ان کے متعلقہ امور، مثلاً: جہاد، غنیمت، جنگی قیدی، معاہدات اور جزیہ کے احکام۔

⑩ نظام حکومت جس میں حکمرانوں کے لیے مشورہ، عدل و مساوات اور لوگوں میں شرعی احکام کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اور لوگوں پر حکام کی اطاعت واجب ہے۔

اغنیاء اور فقراء سے متعلق اجتماعی زندگی کی تنظیم جس سے لوگوں کے درمیان اجتماعی عدل ثابت ہوتا ہے۔ ایسے احکام کی آیات کی تعداد میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسی آیات کی تعداد 500 یا اس کے لگ بھگ ہے اور صحیح بات تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانتا ہے۔

(تاريخ التشريع والفقه الإسلامي للشيخ مناع خليل القطان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے مستنبط علوم اور معانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

«أَلَا! إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، فَقُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! قَالَ: كِتَابُ اللهِ، فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ»

''خبردار! عنقریب فتنے نمودار ہوں گے'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان فتنوں سے نکلنے کا ذریعہ کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب جس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبر بھی موجود ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی اور تمھارے اپنے متعلق بھی حکم موجود ہے۔''[1]

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسی معنی میں ایک دوسری حدیث بھی آئی ہے:

''بلاشبہ قرآن حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال کے ذکر پر مشتمل ہے، لہٰذا تم اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو، اس کی محکم آیات پر عمل کرو، اس کی متشابہات پر ایمان لاؤ اور اس کی امثال سے عبرت حاصل کرو۔''[2]

فَقَالَ إِنَّمَا الْقُرْآنُ تِسْعَةُ أَحْرُفٍ

سَأُنَبِّئُكَهَا فِي بَيْتِ شِعْرٍ بِلَا خَلَلٍ

[1] جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل القرآن، حديث: 2906.

[2] المستدرك للحاكم: 554/1، وسلسلة الأحاديث الصحيحة: 133/2.

حَلَالٌ، حَرَامٌ، مُحْكَمٌ، مُتَشَابِهٌ

بَشِيرٌ، نَذِيرٌ، عِظَةٌ، قِصَّةٌ، مَثَلٌ

''پس کسی نے کہا ہے کہ قرآن نو چیزوں پر مشتمل ہے۔ میں بغیر کسی کمی بیشی کے تمھیں بتلا رہا ہوں۔ وہ یہ ہیں: حلال، حرام، محکم، متشابہ، بشیر، نذیر، نصیحت، قصے اور امثال۔''

نیز علوم قرآن کی اصل تین چیزیں ہیں: توحید، تذکیر اور احکام، پھر توحید میں مخلوقات کی معرفت اور خالق کی اس کے اسماء وصفات اور افعال کے ذریعے معرفت داخل ہے۔ تذکیر میں وعدہ، وعید، جنت اور دوزخ داخل ہیں۔

احکام سے مراد تمام تکلیفی احکام ہیں اور ان میں نفع بخش اور نقصان دہ چیزوں، امر، نہی اور استحباب کی وضاحت ہے، اسی لیے سورۂ فاتحہ ام القرآن ہے کیونکہ اس میں یہ تینوں اقسام موجود ہیں۔ اور سورۂ اخلاص قرآن کا تیسرا حصہ ہے کیونکہ اس میں ایک ہی قسم ہے اور وہ توحید ہے۔[1]

ابن جزری نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں بیان کیا ہے کہ قرآن میں سات مضمون ہیں:

① علم ربوبیت: جس سے وجود باری تعالیٰ کا اثبات ہوتا ہے اور اس کی مخلوقات سے اس پر استدلال کیا جاتا ہے۔

② نبوت: انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا بالعموم اثبات اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی نبوت کا بالخصوص اثبات، نیز ان کتابوں کا اثبات جنھیں اللہ تعالیٰ نے ان نبیوں پر نازل کیا ہے اور ان فرشتوں کے وجود کا اثبات جو اللہ تعالیٰ اور انبیا علیہم السلام کے درمیان واسطہ ہیں۔

③ معاد: اس کا تعلق حشر کے اثبات اور جو کچھ یوم آخرت کے متعلق مذکور ہے ان سب اُمور سے، مثلاً: حساب کتاب، جزا سزا، اعمال نامے، یوم آخرت کی ہولناکیاں اور جنت اور

[1] مختصر الاتقان في علوم القرآن، ص: 96-98.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخ کا ذکر۔

④ احکام: اس سے مراد اوامر و نواہی ہیں۔ اور یہ پانچ قسموں میں منقسم ہیں: واجب، مستحب، حرام، مکروہ اور مباح۔ ان میں سے کچھ تو بدن سے متعلق ہیں، جیسے نماز اور روزہ اور کچھ مال سے، جیسے زکاۃ اور کچھ دل سے، جیسے اخلاص، خوف اور امید وغیرہ۔

⑤ وعدہ: کچھ وعدے دنیا کی بھلائی سے متعلق ہیں، جیسے دشمنوں کے خلاف مدد، پاکیزہ زندگی، امن اور استقرار، کچھ وعدے آخرت کی بھلائی سے متعلق ہیں، جیسے جنت کے اوصاف (خوبیاں) اور اس کی نعمتیں۔

⑥ وعید: کچھ وعیدیں دنیا میں افعال کے انجام سے ڈرانے والی ہیں، جیسے خوف، مرض، بھوک، جان و مال اور پھلوں کا نقصان اور کچھ آخرت کے عذاب سے متعلق ہیں، جیسے عذاب قبر، قیامت کی ہولناکیاں اور حساب کی سختی اور جہنم میں داخلہ۔ اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اکثر وعدہ اور وعید کا ذکر اکٹھا ہی آتا ہے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝﴾

''یقیناً نیک لوگ ضرور نعمتوں میں ہوں گے اور یقیناً بدکار لوگ ضرور دوزخ میں ہوں گے۔''[1]

تاکہ انسان کو خوف اور امید پر ابھارا جائے۔

⑦ قصص: یعنی اس بات کی خبر دینا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ ان کی قوموں نے کیسا سلوک کیا اور یہ کہ تصدیق کرنے والوں کو نجات حاصل ہوئی اور جھٹلانے والے ہلاک ہو گئے تاکہ ان کے بعد آنے والے لوگ پہلوں کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور ایسے کام نہ کریں جو سابقہ لوگوں نے کیے تھے، پھر ان کا انجام بھی وہی ہوا جو پہلوں کا ہوا تھا۔

[1] الانفطار 82:13,14.

قرآن کی تفسیر اور اس کی فضیلت

تفسیر قرآن کا مطلب ہے کہ قرآن کے معانی کھولنا اور اس کے مقصود کی وضاحت کرنا۔ یہ علم، علوم شرعیہ میں بہت اعلیٰ ہے جس کے حصول کے لیے انسان بہترین کوششیں صرف کر سکتا ہے۔ مقام و مرتبے کے لحاظ سے یہ ارفع اور موضوع و غرض کے لحاظ سے سب علوم سے اشرف ہے اور ہر شخص اس کا محتاج ہے کیونکہ اس کا موضوع اللہ کا کلام ہے جو ہر حکمت کا سرچشمہ اور ہر فضیلت کا ذخیرہ ہے۔ اور اس لیے بھی کہ اس سے غرض دین کے مضبوط کڑے کو پکڑنا اور حقیقی سعادت تک پہنچنا ہے، لہٰذا اس کی ضرورت بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ہر دینی یا دنیوی کمال کے لیے ضروری ہے کہ وہ شرع کے موافق ہو اور اس کی موافقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علم پر موقوف ہے۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امت کے لیے قرآن کے معانی کی ایسے ہی وضاحت فرمائی ہے جیسا کہ اس کے الفاظ کی وضاحت فرمائی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾

''تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا۔''[1]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب نبی کریم ﷺ سے دس آیات سیکھ لیتے تو اس وقت تک آگے نہ بڑھتے جب تک کہ ان کے علمی اور عملی معانی نہ جان لیتے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ہم نے علمی اور عملی دونوں طرح قرآن کو اکٹھا ہی سیکھا ہے۔[2]

[1] النحل 16:44. [2] مسند أحمد: 5/410.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عادتاً بھی یہ بات محال ہے کہ لوگ صرف کسی فن، مثلاً: طب یا حساب کی کتابیں پڑھ لیں اور عمل میں لائے بغیر وہ اس کے مفہوم کو جان سکیں، پھر اللہ کی کتاب سے یہ معاملہ کیسے درست ہوسکتا ہے جبکہ وہ لوگوں کی عصمت، ان کی نجات، سعادت اور ان کے دین اور دنیا کے قیام کا ذریعہ ہے۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جس نے قرآن پڑھا لیکن اسے سمجھا نہیں وہ اندھے یا اعرابی کی طرح ہے۔ اسے ابن جریر نے التسهيل لعلوم التنزيل میں روایت کیا ہے، نیز ہر مسلمان کو قرآن کا فہم حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو اللہ کی مضبوط رسی، حکمتوں والی نصیحت اور سیدھی راہ ہے اور یہ تو مسلمہ امر ہے کہ ہر کلام سے اصل مقصود اس کے محض الفاظ نہیں ہوتے بلکہ اس کے معانی کا فہم ہوتا ہے، لہٰذا قرآن بدرجۂ اولیٰ اس کا مستحق ہے۔ [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ نے تفسیر قرطبی جلد:1 میں لکھا ہے کہ جو شخص قرآن کے احکام سیکھے، اسے چاہیے کہ وہ اس سے اللہ کی مراد سمجھے کہ اس پر کیا چیز فرض ہے۔ اس طرح وہ پڑھے ہوئے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اس پر عمل کرسکتا ہے۔ کتنی بری بات ہے کہ حامل قرآن اس کے فرائض و احکام پڑھ تو لے لیکن جو کچھ اس نے پڑھا ہے، اس کے معنی نہ سمجھتا ہو اور کتنی بری بات ہے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے، اس سے اس کا مفہوم پوچھا جائے اور وہ اسے نہ جانتا ہو۔ ایسی حالت والے شخص کی مثال یہی ہوسکتی ہے، جیسے وہ ایک گدھا ہے جس نے قرآن کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس حالت کی اپنے اس ارشاد میں مذمت کی ہے:

﴿ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ ﴾

''اور ان میں سے کچھ اَن پڑھ ہیں، وہ کتاب کو نہیں جانتے، سوائے جھوٹی آرزوؤں

[1] دیکھیے مقدمة في أصول التفسير از ابن تيمية، ص: 7,6.

کے اور بس وہ صرف گمان کرتے ہیں۔'' [1]

تفسیروں میں مفہوم سے قریب تر تفسیر ''جلالین'' ہے۔ اس لحاظ سے کہ وہ کلمہ کے معنی، اسبابِ نزول اور مختلف قراءتوں کا اختصار کے ساتھ ذکر کر دیتا ہے۔ الّا یہ کہ کبھی وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر میں غلطی بھی کر جاتا ہے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کی آمد اور نزول وغیرہ کیونکہ وہ اس کی تفسیر اشاعرہ کے طریقے پر کرتا ہے، اس لیے جو شخص تفصیلات اور تحقیق چاہتا ہو، اسے چاہیے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر دیکھے کیونکہ وہ ممتاز سلفی تفسیر ہے، نیز تفسیر سعدی سے بھی استفادہ کرے، پھر تفسیر طبری اور قرطبی کیونکہ یہ دونوں بھی امہات تفاسیر میں سے ہیں اور صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔ یہی مقام تفسیر بغوی، تفسیر ابن جوزی اور امام شوکانی کی فتح القدیر کا ہے اور ان سب کا خلاصہ جلالین پر حاشیے کی صورت میں ہے کیونکہ وہ کئی تفسیروں کا مجموعہ ہے اور سب سے آسان تفسیر ابوبکر جابر جزائری کی ایسر التفاسیر ہے۔

[1] البقرة 78:2.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر کا حسین ترین طریقہ

علمائے کرام رحمہم اللہ کہتے ہیں: تفسیر کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے کی جائے کیونکہ اگر ایک مقام پر کسی چیز کا اجمالاً ذکر ہوا ہے تو دوسرے مقام پر تفصیل سے ذکر ہوگا۔ پھر اگر ہمیں قرآن سے کسی آیت کی تفسیر نہ ملے تو ہم اسے سنت سے تلاش کریں گے کیونکہ سنت قرآن کی شارح اور اس کی وضاحت کرنے والی ہے۔ اور اگر ہمیں قرآن اور سنت دونوں میں تفسیر نہ مل سکے تو ہم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کی طرف رجوع کریں گے، وہ اسے دوسروں سے زیادہ جاننے والے تھے کیونکہ نزول کے وقت انھیں ہی قرائن واحوال کا پورا پورا علم تھا اور اس لیے بھی کہ ان کا فہم پختہ، علم صحیح اور عمل صالح تھا، خاص کر جلیل القدر صحابۂ کرام کا، جیسے چاروں خلفائے راشدین اور ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم۔ پھر اگر ان کے کلام میں بھی تفسیر نہ ملے تو ہم تابعین رحمہم اللہ کے اقوال کی طرف رجوع کریں گے جنھوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا، نیز عربی لغت کی طرف بھی جس میں قرآن نازل ہوا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تفسیر چار پہلوؤں پر ہوسکتی ہے۔ ایک پہلو یہ ہے کہ وہ کلام، عربوں میں معروف ہو، دوسرا یہ کہ تفسیر ایسی ہو کہ کوئی شخص اس کی لاعلمی کا عذر نہ کر سکے، تیسرا یہ کہ علماء جانتے ہوں اور چوتھا پہلو یہ ہے کہ جس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اگر کوئی اسے جاننے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ [1]

محض رائے سے تفسیر کرنا (تفسیر بالرائے) بالکل حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

[1] تفسیر الطبري: 54/1، نیز دیکھیے مقدمہ تفسیر ابن کثیر: 4,3/1.

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○﴾

''کہہ دیجیے: بے شک میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو حرام ٹھہرایا ہے، چاہے وہ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور گناہ کو اور ناحق ظلم کو بھی اور یہ (بھی حرام ہے) کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ (بھی حرام ہے) کہ تم اللہ کے متعلق وہ باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔'' [1]

اور حدیث میں ہے:

«مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''جس نے قرآن میں اپنی رائے سے بات کی یا ایسی بات کی جسے وہ جانتا نہیں تھا تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔'' [2] اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن کہا ہے۔

[1] الأعراف 33:7.

[2] جامع الترمذي، تفسير القرآن، باب ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه، حديث: 2951.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی دوسری کتابوں پر وجۂ امتیاز

قرآن کریم اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ وہ اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی نگہداشت کرنے والا، ان کا امین اور ان پر شاہد ہے اور مرتبے میں ان سب سے بلند و برتر ہے کیونکہ ان کتابوں میں جو کچھ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کے متعلق خبریں تھیں ان سب کو قرآن نے برقرار رکھا اور اس کی مزید وضاحت اور تفصیل بتلائی اور دلائل و براہین سے ان کی وضاحت کی۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو ثابت کیا اور ان تمام شریعتوں کا اقرار کیا جن کے ساتھ رسولوں کو بھیجا گیا اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کے ساتھ کئی طرح کے دلائل و براہین سے مجادلہ کیا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی سزاؤں کی وضاحت کی اور اہل کتاب میں سے جو پیروکار تھے، ان کی مدد کی۔

اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں جو تحریف یا تبدیلی کی گئی تھی اور اہل کتاب نے سابقہ آسمانی کتب کے ساتھ جو کچھ کیا تھا، ان سب کو بیان کیا، نیز ایسی بہت سی باتوں کو ظاہر کیا جن کے بیان کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے تو دیا تھا لیکن اہل کتاب انھیں چھپاتے تھے اور جتنے اچھے اچھے شرعی قوانین اور طریقے ان (سابقہ کتب) میں مذکور تھے، ان سب کو لے کر قرآن نازل ہوا، لہٰذا قرآن کئی وجوہ سے سابقہ کتابوں کا محافظ و نگران بن گیا ہے۔

قرآن ان کتابوں میں پائی جانے والی صداقت کا شاہد ہے اور ان کتابوں میں جو تحریف کی گئی ہے، اس کا بھی شاہد ہے اور جس بات کو اللہ تعالیٰ نے برقرار رکھا ہے، وہ اسے برقرار رکھنے کا فیصلہ کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے منسوخ کر دیا ہے، اسے قرآن منسوخ کرتا ہے، یعنی

قرآن خبریات میں شاہد اور اوامر میں حاکم ہے۔ شہادت اور فیصلے کے یہی معنی صدق اور محکم کے اس اثبات کو شامل ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے برقرار رکھا ہے اور یہی معنی کذب اور منسوخ کے اس ابطال کو بھی شامل ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے باطل قرار دیا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن فی نفسہ معجزہ ہے۔ مخلوق اس بات پر قادر نہیں کہ اس جیسا بنا لائے، کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت، ہدایت، دلیلِ رسالت، صداقت اور آپ ﷺ کی نبوت کا بیان ہے اور اس میں وہ کچھ بھی ہے جو رسول ﷺ لے کر آئے تھے۔ اس میں مثالیں بھی بیان کی گئی ہیں اور آیات کی وہ تفصیل بھی جو آپ ﷺ لے کر آئے تھے۔ تمام علماء کے علوم اس میں جمع ہیں اور جو کچھ قرآن لے کر آیا ہے، اس کا تو کچھ حصہ ہی علماء کے پاس ہے اور جو شخص علوم و فنون کی اقسام کے بارے میں، مختلف فنون کے پہلے اور پچھلے علماء نے جو کچھ کہا ہے، اس میں غور کرے گا، اسے یہ معلوم ہو جائے گا کہ قرآن جو کچھ لے کر آیا ہے اس کا کچھ حصہ ہی ان تمام علماء کے پاس ہے، اسی لیے امت کو اپنے رسول اور اپنی کتاب کی موجودگی میں نہ کسی دوسرے نبی کی ضرورت ہے اور نہ دوسری کتاب کی، چہ جائیکہ اسے کسی ایسی چیز کی احتیاج ہو جو کسی دوسری چیز کے بغیر اپنے آپ کو بھی برقرار نہ رکھ سکتی ہو، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ وہ نقلی علوم سے ہو یا عقلی علوم سے۔ وللہ الحمد.

اللہ کا کلام سب کلاموں پر اور اس کی صفات مخلوق کی سب صفات پر فضیلت رکھتی ہیں اور اس پر بہت سی نصوص دلالت کرتی ہیں، چنانچہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝﴾ صرف اس لیے قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے کہ قرآن کے مضامین تین قسم کے ہیں: توحید، قصص اور احکام۔ اور یہ سورت رحمٰن و رحیم کی صفت ہے جس میں صرف ایک مضمون توحید ہے اور جو بات جاننی چاہیے وہ یہ ہے کہ قراءت، ذکر، دعا اور نماز اور ایسے ہی دوسرے امور کی فضیلت آدمی کے حال کے اختلاف کی بنا پر مختلف ہو جاتی ہے، یعنی سوچ سمجھ کر قراءت کرنا، بلا سوچے سمجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراءت کرنے سے افضل ہے اور خشوع اور حضور قلب کے ساتھ نماز ادا کرنا، ان کے بغیر نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔ (من كتاب: جواب أهل العلم والإيمان لابن تيمية رحمہ اللہ)

قرآن سے مطلوب، اس کے معانی کا فہم اور اس پر عمل کرنا ہے اور اگر قرآن کے حافظ کا قصد یہ نہ ہو تو وہ اہل علم سے ہے نہ اہل دین سے۔ [1]

[1] مجموع فتاوى شيخ الإسلام ابن تيمية رحمہ اللہ، ص: 55.

قرآن کے خزانے

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب آپ قرآن میں غور کریں، سوچ بچار کر کے پوری گہرائی تک چلے جائیں تو آپ اس میں مناظر، اسرار، صحیح دلائل کا اثبات، فاسد شبہات کا ابطال پائیں گے، نیز اس میں نقض (نقیض یا مخالف ہونا) کا بھی ذکر ہے، فرق کا بھی، معارضے کا بھی اور محال کا بھی جو اس شخص کے لیے شافی وکافی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بصیرت دی ہو اور اس پر اپنی کتاب کا فہم انعام کیا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے فائدہ اٹھانا

امام ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب تو قرآن سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو اس کی تلاوت اور اسے سننے کے وقت دل سے باقی سب خیال نکال دے اور اپنے کان اسی طرف لگا اور اس کے حضور اس طرح حاضر ہو جیسے وہ تجھے خطاب کر رہا ہے اور دیکھ کہ یہ کلام کون کر رہا ہے اور کس سے کلام کر رہا ہے کیونکہ یہ خطاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے ہی لیے ہے جو اس کے رسول ﷺ کی زبان پر ادا ہوا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝﴾

''بلاشبہ اس میں اس شخص کے لیے نصیحت ہے جو (آگاہ) دل رکھتا ہے یا وہ کان لگائے جبکہ وہ (دل و دماغ سے) حاضر ہو۔''[2]

اگر دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کی چٹھی (خط) تیرے پاس آئے جس میں اس نے تجھے کسی بات کا حکم دیا ہو یا کسی چیز سے منع کیا ہو تو تجھے اس وقت تک قرار نہیں آئے گا اور نہ تیری پریشانی دور ہو گی جب تک تو اسے پڑھ نہ لے، سمجھ نہ لے اور اس پر عمل نہ کر لے، پھر اللہ کے کلام کی کیا عظمت ہے جو بادشاہوں کا بادشاہ اور سعادت و شقاوت کے سب ذرائع اسی کے پاس ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

[1] بدائع الفوائد لابن القيم، ص: 3.

[2] ق 37:50.

﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ﴾

''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا (اور) پھٹ جاتا۔''[1]

لیکن تو اس کا کوئی اہتمام کرتا ہے نہ اس کی قراءت کرنے اور اس کے معانی سمجھنے کا حریص ہے۔ افسوس! تجھے قرآن پڑھنے اور اس کا مفہوم سمجھنے کا کوئی شوق ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے توفیق دے۔ آمین

[1] الحشر 21:59.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو چھوڑنا

قرآن کو چھوڑنے کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً: اس پر ایمان نہ لانا، قرآن کا پڑھنا اور سننا چھوڑ دینا، اس میں غور وفکر نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کے مطابق فیصلے نہ کرنا، جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لیے قرآن سے شفا حاصل نہ کرنا، یہ تمام قرآن چھوڑنے کی قسمیں ہیں، نیز جس شخص نے قرآن تو پڑھا لیکن اس کے معانی نہ سمجھے، اس نے بھی قرآن کو چھوڑ دیا اور اس شخص نے بھی قرآن کو چھوڑ دیا جس نے اسے پڑھا، اس کا معنی سمجھا لیکن (پڑھنے اور سمجھنے کے باوجود) اس پر عمل نہ کیا۔ یہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہیں:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝﴾

''اور رسول کہے گا: اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو پس پشت ڈال دیا تھا۔''[1]

حالانکہ ان پر واجب ہے کہ وہ اس کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کریں، اس کے احکام قبول کریں اور اس کی پیروی کریں۔

[1] الفرقان 30:25.

کتاب اللہ سے خیر خواہی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ : لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ»

''دین خیر خواہی ہے۔'' ہم نے کہا: کس کے لیے؟ فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لیے۔''[1]

اور اللہ کی کتاب سے خیر خواہی یہ ہے کہ یہ ایمان رکھا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام، اس کی وحی اور اس کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ لوگوں کے کلام میں سے کوئی بھی چیز اس کے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ اس کی تعظیم اور اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اس کے علوم اور امثال کو سمجھا جائے اور اس کے حلال وحرام کا علم حاصل کیا جائے اور قرآن والوں، حفاظ قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں، سب کی تعظیم کی جائے اور قرآن کی طرف دعوت دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ ، وَمَنْ دُعِيَ إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ»

''جس نے قرآن کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا، اسے

[1] صحيح مسلم، الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، حديث : 55.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجر ملے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا، اس نے انصاف کیا اور جسے اس کی طرف دعوت دی گئی، وہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت پا گیا۔''[1]

[1] جامع الترمذي، فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل القرآن، حديث : 2906. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حامل قرآن کے شایان شان کام

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حامل قرآن کے شایان شان یہ ہے کہ اسے

- اس کی رات سے پہچانا جائے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔
- اس کے دن سے پہچانا جائے جب لوگ کھا پی رہے ہوں۔
- اس کے غم سے پہچانا جائے جب لوگ خوش ہو رہے ہوں۔
- اس کے رونے سے پہچانا جائے جب لوگ ہنس رہے ہوں۔
- اس کی خاموشی سے پہچانا جائے جب لوگ باتوں میں مشغول ہوں۔
- اس کے خشوع سے پہچانا جائے جب لوگ ڈینگیں مار رہے ہوں۔
- اسے نہ بدخلق ہونا چاہیے، نہ غافل، نہ سخت آواز والا اور نہ غصے سے بھڑک اٹھنے والا۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی ہدایت سب سے زیادہ درست ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾

''بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔''[1]

قرآن کتنا بڑا اور کیسا سبق آموز قاعدہ ہے اور یہ عظیم اصول کس قدر مضبوط ہے جو قرآن کی ہدایتِ عامہ پر صریح نص ہے جس میں کسی خاص حالت یا پہلو کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ قرآن ہر حالت میں ﴿اَقْوَمُ﴾ ہے: عقائد میں، اخلاق میں، اعمال میں، سیاست میں، صناعات میں، دینی اور دنیوی اعمال میں، غرض ہر حال میں قرآن انسان کی رہنمائی کرتا، اسے بھلائی کی راہ دکھاتا، اس کا حکم دیتا اور اس پر ابھارتا ہے۔ ﴿اَقْوَمُ﴾ کے معنی بہت صلاحیت رکھنے والا، استقامت میں مکمل تر، معاملات کی اصلاح اور قیام کے لحاظ سے عظیم تر ہیں۔

قرآن نے جو عقائد بتلائے ہیں وہ بہت مفید ہیں، ان سے دلوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ عقائد ہی اس کی زندگی اور اس کا کمال ہیں۔ قرآن کو سمجھ لینے سے وہ دلوں کو عزت اور بزرگی سے بھر دیتا ہے جس کے بغیر وہ اپنے جیسی مخلوق کے سامنے ذلیل تھے۔

اس عقیدے کا شرف یہ ہے کہ وہ دلوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے خاص کر دیتا ہے، وہ اس کی تعظیم کرتے، اس کے پاس پناہ لیتے، اس کے عبادت گزار بنتے اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور یہی وہ مقصد ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔

[1] بنیٓ إسرآء یل 9:17.

قرآن ضابطۂ اخلاق ہے

اب قرآن کے اخلاق کی طرف آیئے جن کی وہ دعوت دیتا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیں تو وہ کہنے لگیں کہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ؟ تو (وہ آدمی کہتا ہے) میں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہنے لگیں: [فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ] ''یقیناً رسول اللہ ﷺ کا خلق قرآن تھا۔'' یعنی جو کچھ قرآن میں ہے، وہ سارے کا سارا ہی آپ نے اپنایا ہوا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچھوں گا۔[1]

قرآن ہر اچھے خُلق سے آراستہ ہونے کی دعوت دیتا ہے، جیسے صبر، حلم، عفو، ادب، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے اچھا خلق اور باقی تمام مکارم اخلاق پر وہ ہر طریق سے ابھارتا ہے جو دلوں میں الفت پیدا کرتا ہے اور بکھرے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کرتا ہے۔

اور جن دینی اعمال کی وہ ہدایت دیتا ہے وہ بہترین اعمال ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کامل تر صورتوں میں قائم ہوتے ہیں، خواہ یہ حقوق بہت بڑے ہوں یا نرم، مقاصد تک پہنچانے والے ہیں۔ رہی دینی اور دنیوی سیاست تو وہ ایسے نفع دینے والے راستوں پر چلنے کی ہدایت دیتا ہے جن سے مقاصد اور کلی مصالح حاصل ہوں اور مفاسد کا دفیعہ ہو سکے۔ وہ ایسے امور میں مشورے کا حکم دیتا ہے جن کی مصلحت واضح نہ ہوئی ہو، نیز ایسے

[1] صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب: جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، حديث: 746.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کی ہدایت دیتا ہے جو حال کی مناسبت سے ہر وقت مصلحت کا تقاضا کرتا ہو حتیٰ کہ والد کی اپنے بیٹے کے ساتھ اور اس کی بیوی، اس کے گھر والے، اس کا خادم، اس کے ساتھی اور اس سے معاملہ کرنے والے، ان سب کی سیاست میں ہدایت دیتا ہے۔ گویا ہر وہ مصلحت جس کے متعلق اہل عقل کا اتفاق ہے کہ باقی سب کو چھوڑ کر صرف وہی مصلحت سب سے درست اور بہترین ہے تو اس کی طرف قرآن نے رہنمائی کر دی ہے۔ یہ رہنمائی، خواہ نص سے ہو یا ظاہراً یا اس کے قواعد میں سے کسی قاعدے کے تحت داخل ہو اور یہ سب تفاصیل کتاب وسنت میں آ چکی ہیں اور وہ بھی جو اس احاطہ کرنے والے اصول کی تفصیل کا مصالح تقاضا کرتے ہیں، اس بات اور اس کے علاوہ دوسری باتوں سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ علم صحیح یا نافع مضمون یا اصلاح کے طریق کے لیے قرآن میں جو کچھ وارد ہوا ہے، اس سے بہتر وارد ہونا ممکن نہیں۔ [1]

[1] القواعد الحسان تفسير القرآن لابن سعدي، ص: 177.

صاحب قرآن کو کیا کچھ کرنا چاہیے

قرآن کی طلب خالصتاً اللہ عزوجل کے لیے ہونی چاہیے۔ اسے چاہیے کہ اپنے نفس کو دن رات قرآن پڑھنے پر لگائے، خواہ یہ نمازوں میں پڑھا جائے یا دوسرے اوقات میں تاکہ اسے قرآن بھول نہ جائے اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا»

''قرآن مجید کا پڑھتے رہنا لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔'' [1]

نیز اسے اللہ کی حمد کرنے والا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا، اس کا ذکر کرنے والا، اس پر توکل کرنے والا، اسی سے مدد چاہنے والا، اس کی طرف راغب، اسی کو تھامنے والا، موت کو یاد کرنے والا اور اس کے لیے تیار رہنے والا ہونا چاہیے۔ اور اسے اپنے گناہوں سے ڈرنے والا، اپنے پروردگار کی معافی کا امیدوار، اپنے نفس کی رہائی اور جان کی نجات میں کوشاں اور جس قدر ہو سکے اپنی روح کو دنیا کے جنجالوں سے نجات دلانے میں کوشاں رہنا چاہیے۔

اس کے اہم امور یہ ہونے چاہئیں کہ اپنے دین میں مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرے۔ اللہ سے ڈرتا رہے۔ جن کاموں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جن سے منع کیا ہے، ان کا ہر وقت خیال رکھے۔ فقراء کی تواضع کرے۔ تکبر اور خود پسندی سے اجتناب کرے۔ جھگڑا اور

[1] صحيح البخاري، فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده، حديث: 5033.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریا کاری چھوڑ دے۔ نرمی اور ادب اختیار کرے۔

نیز اسے ایسا ہونا چاہیے جس کے شر سے لوگ امن میں رہیں اور اس سے بھلائی کی توقع رکھیں اور اس کے نقصان سے محفوظ رہیں۔ ایسے شخص کو دوست بنائے جو بھلائی پر اس سے تعاون کرے اور سچائی اور مکارم اخلاق کی راہ دکھائے، اسے زینت دے، عیب نہ لگائے۔

نیز اسے چاہیے کہ قرآن کے احکام سیکھے تو اس سے اللہ کی مراد کو اور جو کچھ اس پر فرض کیا گیا ہے، اسے سمجھے۔ اس طرح وہ اپنے پڑھے ہوئے سے فائدہ اٹھا سکے گا اور اس پر عمل کر سکے گا۔ یہ کس قدر بری بات ہے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے، اس کا مطلب اس سے پوچھا جائے اور وہ جانتا نہ ہو۔ ایسے شخص کی مثال تو یہی ہو سکتی ہے کہ وہ ایک گدھا ہے جس نے دینی کتابیں اٹھائی ہوئی ہیں۔ پھر اس کے بعد وہ ان سنتوں پر نظر کرے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ اس طرح طالب، اللہ عزوجل کی اس مراد کو پالے گا جو اس کی کتاب میں ہے۔ وہ قرآن کے احکام کو اس پر کھول دے گا اور یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ ﷺ نے پانچوں نمازوں کی، ان کے اوقات، رکوع، سجود اور باقی سب احکام کی وضاحت فرمائی اور جیسے آپ نے زکاۃ کی مقدار، اس کے وقت اور ان اموال کی وضاحت فرمائی جن میں زکاۃ فرض ہے، نیز جیسے آپ ﷺ نے اپنے حج کے دوران میں مناسک حج کی یہ کہہ کر وضاحت فرمائی:

«خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ»

''اپنے حج کے احکام (طریقے) مجھ سے سیکھو۔''[1]

نیز فرمایا:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»

[1] صحيح مسلم، الحج، باب استحباب رمي جمرة العقبة.....، حديث : 1297، والسنن الكبرى للبيهقي: 125/5 واللفظ له.

''نماز اس طرح ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے دیکھتے ہو۔''[1]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾

''اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا۔''[2]

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

قرآن اس وقت تک سیکھو کہ آپ کو اس کے اعراب، محکم و متشابہ آیات اور اس کے ناسخ و منسوخ کا علم ہو جائے۔ جب قرآن کے قاری کو یہ مراتب حاصل ہو جائیں تو وہ اس کا ماہر ہو گیا۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا، اس سے فائدہ صرف اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جبکہ وہ اس معاملے میں نیت اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرے، لہٰذا حاملِ قرآن اور طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور خالصتاً اللہ کے لیے عمل کرے۔

امام ابن عبدالبر ابوعمر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حاملین قرآن وہ لوگ ہیں جو قرآن کے احکام اور اس کے حلال و حرام کو جانتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور اصحاب رسول ﷺ جب قرآن کی دس آیات سیکھ لیتے تو اس وقت تک آگے نہ بڑھتے جب تک کہ اس کے معانی، اس کے حلال و حرام اور اس کے امر و نہی کو نہ سیکھ لیتے، پھر اس پر عمل بھی کر لیتے۔ قرآن کے قاری کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی تعظیم اور اس کا احترام کرے۔

[1] صحيح البخاري، الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة.....، حديث :631.

[2] النحل 16:44.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں کہا ہے:

قرآن کا احترام یہ ہے کہ باوضو ہو کر ہی اسے ہاتھ لگائے۔ مسواک کر کے اپنے منہ کو پاک وصاف بنا لے کیونکہ آپ ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔ قراءت کے وقت قبلہ رخ بیٹھے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور قراءت شروع کرنے سے پہلے أعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم پڑھے اور جب قراءت شروع کرے تو بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم پڑھے اور بلا ضرورت لوگوں کی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر تلاوت قطع نہ کرے۔ قراءت محبت سے اور ٹھہر ٹھہر کر کرے۔ اپنے ذہن اور فہم کو اس میں مصروف رکھے تا کہ اسے جو خطاب ہو رہا ہے اس کو سمجھ سکے۔ وعدے کی ہر آیت پر ٹھہر جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرے اور اس سے اس کا فضل طلب کرے اور جب کوئی وعید کی آیت آئے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ اس کی امثال پر ٹھہرے تو عبرت حاصل کرے۔ ہر حرف کی ادائیگی کا پورا حق ادا کرے تا کہ الفاظ پوری طرح واضح ہو جائیں کیونکہ اس کے لیے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں۔

قرآن کے احترام کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسے گانے کی طرز پر نہ پڑھے جیسا کہ اہل فسق توڑتے مروڑتے ہیں۔ نصاریٰ کی طرح ترجیع کرے نہ ہی رہبانیت والوں جیسا نوحہ کرے۔ یہ سارے کام ٹیڑھے ہیں، نیز کئی قرآن پڑھنے والے، ایک دوسرے کے پاس بلند آواز سے نہ پڑھیں اور نہ قرآن میں ایک دوسرے سے جھگڑا کریں اور نہ قرآن کو معمولی چیز سمجھیں۔

قرآن کے احترام کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ محض اپنی رائے سے اس کی تفسیر نہ کرے۔ کیونکہ یہ جائز نہیں اور اس پر سخت وعید آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

''جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''[1]

جو شخص قرآن پر عمل کرتا ہے، قرآن اس کی سفارش کرے گا اور یہ سفارش قبول بھی کی جائے گی، نیز جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ ہوگا نہ آخرت میں اس پر کوئی سختی ہوگی، چنانچہ فرمایا:

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝﴾

''پھر جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ مشقت میں پڑے گا۔''[2]

لیکن جب کوئی مسلمان قرآن کی قراءت میں، اس کو سمجھنے میں یا اس پر عمل کرنے میں کوتاہی کرے گا تو گویا اس نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝﴾

''اور رسول کہے گا: اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو پس پشت ڈال دیا تھا۔''[3]

لہٰذا ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے کلام کی ایسے قدر کریں جیسے اس کا حق ہے اور اس طرح تعظیم کریں جس طرح تعظیم کا حق ہے۔ ہم اس کی آیات میں غور وفکر کریں، اپنے ماضی، حال اور مستقبل میں اس سے نصیحت حاصل کریں تا کہ وہ ہمارے پروردگار کے حضور ہمارے لیے حجت بنے، نیز اس لیے کہ ہم دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کر سکیں، لہٰذا ہم

[1] جامع الترمذي، تفسير القرآن، باب ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه، حديث: 2951. اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

[2] طٰهٰ 123:20. [3] الفرقان 30:25.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لازم ہے کہ ہم اس کی اس طرح تلاوت کریں جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے۔اس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے اس میں سوچ بچار کریں تا کہ ہم بامراد ہوں ۔ایک شاعر نے کہا ہے ؎

وَوَاظِبْ عَلٰى دَرْسِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ

يُلِينُ قَلْبًا قَاسِيًا مِّثْلَ جَلْمَدٍ

''قرآن پڑھنے پڑھانے میں ہمیشگی کرو کیونکہ وہ پتھر جیسے سخت دل والے کو بھی نرم کر دیتا ہے۔''

اور دوسرے شاعر نے کہا ہے:

فَتَدَبَّرِ الْقُرْآنَ إِنْ رُمْتَ الْهُدٰى

فَالْعِلْمُ تَحْتَ تَدَبُّرِ الْقُرْآنِ

''اگر تو ہدایت چاہتا ہے تو قرآن میں غور وفکر کر کیونکہ علم، قرآن میں غور وفکر کرنے ہی سے حاصل ہوگا۔''

اور توفیق تو اللہ تعالیٰ ہی سے ہے۔وصلی اللہ علی محمد وآله وصحبه وسلم.

مصحف شریف بلحاظ کتاب

① قرآن کریم کی سورتوں کی تعداد 114 ہے۔

② اس کے اجزاء (پاروں) کی تعداد 30 ہے اور ہر جز کے دو حزب ہیں۔

③ اس کے احزاب کی تعداد 60 ہے اور ہر حزب کے دو ربع (چوتھا حصہ) ہیں۔

④ اس کے ربعوں کی تعداد 120 ہے۔

⑤ اس کی آیات کی تعداد 6236 ہے۔

⑥ مکی آیات کی تعداد 4475 ہے۔

⑦ مدنی آیات کی تعداد 1761 ہے۔

⑧ قرآن کے نزول کی ابتدا 17 رمضان کی رات کو ہوئی (صحیح بات یہ ہے کہ یہ ابتدا رمضان کی آخری دہائی میں لیلۃ القدر کی رات میں ہوئی تھی۔) واللہ أعلم.

⑨ مکہ میں نزول قرآن کی مدت 12 سال 5 مہینے اور 13 دن ہے۔

⑩ مدینہ میں نزول قرآن کی مدت 9 سال 9 مہینے اور 9 دن ہیں۔

⑪ قرآن کے نزول کی انتہا آپ ﷺ کی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے ہوئی تھی۔

(من كتاب: كَيْفَ تُتَأَدَّبُ مَعَ الْقُرْآنِ لمحمد رجب فرجاني)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامات وقف

م وقف لازم: یہاں ضرور ٹھہرنا چاہیے ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو سکتا ہے۔

ط وقف مطلق: یہاں ٹھہرنا (وقف کرنا) بہتر ہے۔

ج وقف جائز: یہاں ٹھہرنا اور ملا کر پڑھنا دونوں طرح جائز ہے۔

ز وقف مجوز: ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ص وقف مرخص: ضرورت کے تحت ٹھہر سکتے ہیں۔

ق علامت وقف: اکثر علماء نے اسے علامت وقف قرار نہیں دیا۔

قف وقف مستحب: ٹھہرنا مستحب ہے اگر ملا کر پڑھا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

لا یہ نہ ٹھہرنے کی علامت ہے مگر جہاں آیت مکمل ہو رہی ہو تو وہاں اس علامت کے باوجود ٹھہرنا مستحب ہے۔ جمہور علماء کی یہی رائے ہے۔

س سین سانس لیے بغیر مختصر سا وقف کرنا۔ یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں تھوڑے سے فاصلے پر دو وقف ہوں۔ اگر ایک جگہ وقف کریں تو دوسری جگہ وقف کرنا صحیح نہیں۔

ع رکوع مکمل ہونے کی علامت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ قرآن

قرآن کریم بہت بڑی متاع ہے۔ یہ ہمیں زندگی کا اصل مقصد بتانے آیا ہے۔ اسے پڑھیے، سمجھیے، سیکھیے، سکھایئے، حفظ کیجیے، اس کی تعلیماتِ عالیہ پر عمل کیجیے اور ان بیش بہا تعلیمات کی مہک اپنے اہل خانہ، عزیز و اقارب، اپنے ماحول اور معاشرے میں دور دور تک پھیلا دیجیے۔

اس مصحفِ مقدس سے آپ کو سب کچھ ملے گا۔ اگر آپ حُسن کے متوالے ہیں تو ربِ جمیل سے بڑھ کر کس کا حُسن ہے جس پر دل فدا کیا جائے؟ اپنا دل قرآن کریم کو دے دیجیے کہ اس کے حروف و اصوات میں اللہ رب العزت کا جمال و جلال بولتا ہے ..... اگر آپ کو بلند مرتبے پر پہنچنے اور عظمت کا تاج پہننے کی تمنا ہے تو یاد رکھیے کہ قیامت کے دن حافظ قرآن کے والدین کو ایسا تاج اور لباسِ فاخرہ پہنایا جائے گا جس کے آگے سورج کی روشنی بھی ماند پڑ جائے گی۔

اگر آپ کو ارباب اقتدار سے دوستی کرنے اور ان کی حمایت حاصل کرنے کا ارمان ہے تو قرآن کریم کو حرزِ جان بنا لیجیے۔ یہ مقدس کتاب جنت میں جانے کے لیے آپ کی سب سے بڑی معین و مددگار بنے گی۔ فضائل قرآن پر مشتمل یہ کتاب آپ کو قرآن کریم کے فیوض و فوائد سے مستفید کرنے کے لیے شائع کی گئی ہے۔ اسے محبت سے پڑھیے۔ اس سے آپ کو اللہ کے کلام سے فیض پانے کے وہ تمام آداب اور طریقے معلوم ہو جائیں گے جنھیں جاننا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

ISBN: 9960-9930-7-8

9 789960 993072

SR08//40

دارُالسّلام

کتاب و سُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

DARUSSALAM

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ